اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۹) مطبوعہ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ... عم

قیمت بیرونجات سے معہ محصول ڈاک ... ۱؎ اگر عہ

قیمت دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی ... عہ ۲؎

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دی جائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لی جائیگی +

ایڈیٹوریل

رموز العالمین*

حصہ دوم

اِس کتاب کے مصنفوں پادری اڈورڈ جانسن بی ڈی ۔ اور پادری نہال سنگھ بی اے ۔ نے ہمارے لئے رسولوں کے عقیدے پر یہہ ایک عمدہ تفسیر مہیا کردی ہے۔ یہہ عقیدہ اگرچہ مختصر ہے مگر اُس میں مسیحیت کی تمام ضروری تعلیمات موجود ہیں ۔ اس میں بارہ فقرے ہیں جن میں کا ہر ایک جگہ مسیحی ایمان کے ایک آرٹیکل کو ظاہر کرتا ہے ۔ چونکہ ہمارا ایمان خدا کے کلام پر مبنی ہے ۔ پس کتاب ہٰذا کے مصنفوں نے اِس عقیدہ کے ہر ایک آرٹیکل کو کلام اللہ ہی کی آیات کثیر کے اقتباس سے قایم کرنا مقصود خاطر رکھا ہے ۔ درحالیکہ اِس طور پر اقتباس کی ہوئی چند آیات ہمیں بعید از مطلب معلوم ہوئی ہیں ۔ لیکن اکثر آیات کا اقتباس بخوبی پسندیدہ کیا گیا ہے ۔ جیسا کہ رسول نے ہمیں تعلیم دی ہے ۔ کہ ہر ایک کو جو تم سے اُس اُمید کی بابت جو تمہیں ہے ۔ پوچھے فروتنی اور ادب سے جواب دو ۔ بیشک اِسی طرح ہمیں اُن تعلیموں کو جن پر ہم ایمان لائے ہیں ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہئے ۔ اس کتاب میں جس کی قیمت مصنفوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے ہم کلام اللہ کی ایسی دلائل کا عمدہ بیان پاتے ہیں ۔ ہم اِس کتاب کی سفارش تمام مسیحیوں سے کرتے ہیں کہ وہ اُن کے ایمان کو مضبوط کرنے کا ایک ذریعہ ہے ۔ اور اُن تمام محمدیوں اور ہندوؤں سے بھی ۔ جو یہہ معلوم کرنا چاہیں کہ مسیحی اُن تعلیمات اصولی کی نسبت جنہیں مسیحی مانتے ہیں کیا تعلیم دیتی ہے ۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ اگلے ہفتہ میں اس کتاب کا کچھ اقتباس شایع کریں گے جس سے ہمارے ناظرین کو اس کی کچھ کیفیت معلوم ہوگی ۔

فی زمانناً محمدی نہایت حیران پریشان ہیں ۔ کیونکہ اپنے نبی کی رسالت کو ثابت کرنے کے لئے کتب مقدسہ سے کوئی ہی خبر نکال سکیں ۔ مگر جہاں تک تلاش کرتے ہیں اپنی مطلب برآری کے لئے اُس کا کچھ ثبوت اُن میں نہیں پاتے ۔ تو بلاچاری اُنہی پرانی خبروں کو جو اُن کی سمجھ میں محمد صاحب کے حق میں معلوم ہوتی ہیں ۔ اور جن کے مدلل جواب مسیحی دے چکے ۔ اور ثابت کرچکے ہیں ۔ کہ وہ محمد صاحب سے ہرگز منسوب نہیں ہو سکتیں بار بار پیش کرتے رہتے ہیں ۔ ایسی حالت میں ہم نہیں جانتے کہ اُن کو کیونکر قایل کیا جائے ۔ جبکہ وہ دیدہ و دانستہ حق سے چشم پوشی کرتے اور سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتے ۔ مضامین و مطالب کتب مقدسہ کو خود نہیں جانتے اور جاننے والوں کی بات کو نہیں مانتے ۔ اور اپنی دلی تسلی کے لئے اُن باتوں کو محمد صاحب پر جماتے جو سر موا اُن سے علاقہ نہیں رکھتیں ۔ طرفہ

* مطبوعہ مسیحی کانگریگیشنل پریس الہ آباد ۔

اجرا یہہ ہے۔ کہ باوجودیکہ وہ عہد جدید کو نہ صرف محرف و منسوخ بلکہ صفحۂ عالم سے مفقود سمجھتے۔ اور موجودہ عہد جدید کو جعلی اور غیر اصلی ٹھہرا لیتے۔ تاہم اُسی سے محمد صاحب کی پیش گوئی نکال کر پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ لودہیانوی محمدیوں نے جو انقلاب میں تین قطعہ اشتہار ستواز مرزا قادیانی کی تردید و تکذیب میں جاری کئے اُن میں سے ایک اشتہار میں محمدی رسالت کے ثبوت میں اشعار ذیل ہماری نظر سے گذرے :-

جناب ابن مریم کا ہو فرمان + تسلی بخش قلب اہل ایمان
میں اے لوگو سہوں تم سے راست کہتا + مرا جانا ہی اب تم کو ہے اچھا
کہ جب تک میں نہیں تم سے نرالا + نہ آئے گا تسلی دینے والا
ولے میں جا کے اُس کو بھیج دوں گا + کریگا فیصلہ اگروہ سب کا +
کریگا سارے جھگڑوں کو وہی صاف + کہیں گے سب گناہ و صدق و انصاف
میں اب تم سے نہ کچھ باتیں کرونگا + رئیس آتا ہے اس سارے جہاں کا
رہ میرے بعد وہ سردار عالم + خدا کے حکم سے مختار عالم"

اب یہہ دو پیش خبریاں لودہیانوی محمدیوں نے محمد صاحب کی نسبت یوحنا کی انجیل سے پیش کی ہیں۔ جن میں سے پہلی حقیقت میں روح القدس سے۔ اور دوسری شیطان سے علاقہ رکھتی ہے۔ کیونکہ انجیل کے دیگر مقامات کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہوسکتا ہے۔ کہ ان دونوں مقاموں میں کسی نبی کی خبر مطلق نہیں ہے بلکہ تسلی دینے والے سے مراد روح القدس ہے جیسا کہ انجیل یوحنا ۱۴ باب ۲۶ آیت میں صاف لکھا ہے۔ کہ لیکن تسلی دینے والا یعنے روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب کچھ سکھلائے گا۔ اور جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے تمہیں یاد دلائے گا" پس جبکہ خداوند مسیح نے تسلی دینے والے کی خود تفسیر کردی کہ وہ روح القدس ہے۔ تو اُس کو کسی نبی کی خبر سمجھنا بالکل نادانی اور جہالت ہے۔ پھر دُنیا کے سردار سے مراد شیطان ہے۔ اور اس امر کا اقرار سمجھدار محمدی عالم کرچکے ہیں۔ لیکن اگر لودہیانوی محمدی اس خبر کو محمد صاحب سے منسوب کرتے ہیں تو انہیں اختیار ہے۔ ہم تو محمد صاحب کو ایسا نہیں سمجھتے۔ چنانچہ یہی نام شیطان کو دیگر مقامات کتب مقدسہ میں دیا گیا ہے جیسا کہ انجیل یوحنا ۱۲ باب ۳۱ آیت میں لکھا ہے۔ کہ اب اس دنیا کی عدالت کی جاتی ہے۔ اب اس دُنیا کا سردار نکال دیا جائیگا۔ شاید ہمارے لودہیانوی محمدیوں نے ان لفظوں پر۔ کہ "مجھ میں اُس کی کوئی چیز نہیں ہے" زیادہ غور نہیں کیا۔ جن سے مسیح خداوند کی یہہ مراد تھی کہ شیطان جو مجھ پر آخری حملہ کرنے اور آزمانے کے لئے آتا ہے۔ مجھ میں اپنی کوئی چیز نہ پائے گا جس کے باعث وہ مجھ کو پھنسا سکے اور مجھ پر غالب آوے۔ بلکہ میری انسانیت تمام شیطانی چیزوں سے بالکل پاک اور بے عیب ہے۔ اب بھی اگر ہمارے محمدی بھائی مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہے جائیں اصرار کرتے رہیں۔ تو انہیں اختیار ہے +

کالج ہال سے ایک نو مرید مسیحی

رنگلام کا اخبار گیان پترکا لکھتا ہے۔ کہ مسٹر راما نوجم جیتا ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ ہائیکورٹ مدراس کے پلیڈر نے حال میں بروز سبت کلکتہ کے کارنیلیس سکوئیر فری چرچ مشن میں پادری ڈاکٹر کے ایس مکڈونلڈ صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ حاصل کیا۔ اُن کے والد مدراس کرسچین کالج کے ایک ہندو پروفیسر اور گورنمنٹ کے ٹیلیگو مترجم ہیں۔ مسٹر راما نوجم کالج کے لائق مستعد و محنتی طالب علم تھے۔ جہاں انہوں نے کئی پرائز (انعامات) حاصل کئے تھے۔ انہوں نے اُس مذہبی جماعت کے روبرو جو اُن کے بپتسمہ کا مشاہدہ کرنے کو جمع ہوئی تھی بیان کیا کہ کیونکر اُن کے دل میں مذہبی باتوں پر غور کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ اور وہ مذہبی تحقیقات خصوصاً ہندو مذہب کی تحقیقات کے لئے اپنے نوجوان دوستوں کی ایک جماعت میں شامل ہوئے۔ مہاتماؤں کی قلعی کھل جانے پر کیونکر انکا عقیدہ تھیوصوفی کی نسبت متزلزل ہوا۔ اور کیونکر مسیحی مذہب کے مباحثہ کی کتابوں کو انہوں نے مطالعہ کیا۔ کس طرح ایک عرصہ بعد مسیحیت کے مضامین خصوصاً مسیح کے جی اُٹھنے پر لکچروں کے وسیلے وہ اُس کی سچائی کے قایل ہوئے۔ اور کیونکر کالج کو چھوڑنے کے بعد مذہبی خیالات کو برطرف کرکے سوشیل ریفارم کا خیال پیدا ہوا اور ارادہ کیا۔ کہ اگر وہ اپنے والد کے بعد زندہ رہیں تو پھر مذہبی سوالات پر غور کریں گے۔ لیکن یہہ خیال پیدا ہوتے ہی پھر وہ کشمکش میں مبتلا ہوئے۔ مسز بیسنٹ کی ملاقات۔ اور سوامی وویکانند کی اسپیچوں۔ اور اُن کو اغلاط سے جو مذہبی پارلیمنٹ میں پڑہے گئے تھے اپنے دل کو پھر مذہبی مسایل کی طرف لگایا جس کا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ وہ سوامی وویکانند اور اینی بیسنٹ کے دعوؤں کی بطالت کے قایل ہوگئے۔ انہوں نے اپنے مذہبی معلموں کی قابل پیروی زندگیوں پر غور کیا۔ اور ازسرنو مسیحیوں کے طرز عمل پر مسیحی مذہب کا مطالعہ شروع کیا۔ اور سچائی کا قایل ہوکر فوراً بذریعہ بپتسمہ مسیح کے پیروؤں میں شامل ہونیکا مصمم ارادہ کرلیا۔ انجام کار انہوں نے کہا "میں اس بلاہٹ کی صرف اس لئے فرمانبرداری کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ میں اب ایسا خوش ہوں کہ پہلے کبھی نہ تھا۔ میں جانتا ہوں کہ میں نے نجات پائی ہے۔ اور اُس کے لئے میں اپنے نجات دہندہ کا مقروض ہوں جو ہمیشہ میرے دل میں سکونت کریگا جس پر میں بھروسا رکھتا ہوں ہمیشہ اُسی میں جیتا اور چلتا پھرتا رہوں گا" مسٹر راما نوجم کے زمرۂ مسیحیت داخل ہونیکی نسبت کرسچین پیٹریٹ لکھتا ہے۔ کہ "بہت سے گریجوایٹ مدراس کرسچین کالج کے پھاٹک کو اپنے دلوں میں بخوبی تمام یہہ جانتے ہوئے چھوڑتے ہیں کہ مسیح بنی آدم کا نجات دہندہ ہے۔ بہت سے نوجوانوں کے دلوں پر وہ باتیں جو وہ ینگ منس کرسچین ایسوسی ایشن میں سُنتے منقش رہتی اور وہ جانتے ہیں۔ کہ صرف مسیحیت ہی طریقہ نجات ہے۔ لیکن یہہ علم عمل تک انہیں نہیں پہنچاتا۔ یہہ عزت مسٹر راما نوجم کے لئے محفوظ تھی کہ انہوں نے اپنے تعلیم یافتہ ہموطنوں کی پیش روی کی اور انہیں جرأت حاصل

مراسلہ

بقیہ

قدیم بزرگان ہند کی دانائی کا تیسرا نتیجہ

معروف بہ

دردشائے شدران

اب اگرچہ کلام خدا کی بشارت بموجب فرمان الہٰی (مرقس ۱۶: ۱۵ و ۱۶) تمام دنیا میں ہر اعلیٰ و ادنیٰ کو سنائی جاتی۔ اور بہت لوگ کچھ خیال بھی کرتے جاتے ہیں۔ مگر ایسے شدروں کے خیال میں اس خوشخبری و آزادی کا پیغام جو خدا تعالیٰ اپنی مہربانی سے ہر انسان کو عطا کرتا ہے کچھ تعجب نہیں کہ مشکل سے آوے۔ مگر یہی خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت کچھ اس کو مان کر اور تعلیم حاصل کرکے ادنیٰ سے اعلیٰ نظر آتے جاتے ہیں۔ جیسا کلام خدا نامہ اول قرنتیوں ۱: ۲۷ و ۲۸ میں مذکور ہے۔ کہ "خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا۔ تا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے۔ اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا تا کہ زورآوروں کو شرمندہ کرے۔ اور دنیا کے کمینوں و حقیروں کو۔ اور اُن کو جو شمار میں نہیں آتے خدا نے چن لیا۔ تا کہ انہیں جو شمار میں ہیں ناچیز کر ڈالے"+

یہہ سچ ہے۔ کہ آجکل کے آریہ صاحبان ہندوؤں کے اعلیٰ ریفارمر اور ملکی و قومی ہمدرد کہلانا باعث فخر سمجھتے ہیں۔ اور آجکل کی روشنی کے باعث ایسے بعض خیالوں کو بالکل نمروا[۵۲]۔ اور مذہب سے جدا۔ بلکہ صرف برہمنوں کی بناوٹ سمجھکر اُن کو پوپ کے نام سے ملقب کرتے ہیں۔ اور دور دور کے ملکوں خصوصاً یورپ و امریکہ میں جانے۔ اور اپنا دھرم پرچار نے کی بہت کچھ بہت بھی کر رہے ہیں۔ نہیں معلوم وہاں کے باشندے کون یا کیسی عقل کے آدمی خیال کئے گئے ہیں۔ کیا بعض کی حالت سے جو ہندوستان کی سیر بھی کر گئے اور جو کچھ حاصل ہوا بعض سے لیکر اپنے اپنے ملک کو سدھار گئے محض بے خبر ہیں ؟ مگر تعجب کی بات یہہ ہے۔ کہ اِس ملک کے برہمو لیلا بولوں کے ایسے کمزور خیالات کو زائل کرنے اور ایسے ذلیل و حقیر شدروں کی بھلائی و بہتری کے خیال پر جو نہایت ضروری و لازمی ہے بہت کم خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ بہت کم۔ بلکہ کبھی نہیں دیکھا گیا۔ کہ کوئی گرم آریہ صاحب یا اُن کے کسی اُپدیشک نے ایسے کمزور خیالوں کی صفائی کے لئے ایسے ذلیل و حقیر شدروں کے پاس علانیہ جاکر اور بٹھکر ان کو گیان اور تعلیم دینے کے لئے دھرم کا اُپدیش کیا ہو۔ یا آریہ اینگلو ورنیکلر سکول لاہور میں ایسے شدروں کے نوجوان لڑکے تعلیم پانے کے واسطے داخل کئے گئے ہوں۔ شاید کہیں ایک دو غیر ہندؤوں بجز اپنے نام آریہ بنائے بھی گئے ہوں۔ تو اُن کے ساتھ ظاہری پرہیز اور برتاؤ سے خود ہی معلوم کر سکتے ہیں۔ بلکہ آریہ صاحبان کی یہہ ایک عام کہاوت ہے۔ کہ پادری لوگ چوہڑے چماروں کو عیسائی بنا لیتے ہیں۔ جو اُن کے بھلے و مصفے خیالات کا پورا ثبوت ہے +

پس جب تک ایسے کمزور خیالات مطلق رد کرکے ہر اعلیٰ و ادنیٰ کی بھلائی کے لئے شرم کو مطلق ترک نہ کریں اور اُس کے پورا کرنے کی اُمید پر کمربستہ نہ ہوویں تب تک صرف زبانی جمع خرچ لاحاصل ہے۔ مگر دوستو یہہ صفت صرف خدا کے منصف رحیم کی ہے کسی انسان کی نہیں۔ انسانی خیال سے ایسی باتوں کا پیدا ہو کر ان کا پر تاثیر ہونا غیر ممکن ہے۔ پس اُس کا وہ خالص کلام یعنی انجیل مقدس ہے۔ جو سکھلاتی ہے کہ ساری شریعت اِسی ایک بات پر ختم ہے۔ کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو" (گلاتیوں ۵: ۱۴) دنیا میں دوسری کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جس کے ذریعہ انسان ناقص العقل ایسی اصلی و حقیقی ہمدردی کا خیال بھی کر سکے۔ جو خدا اور انسان دونوں کو مطلوب ہے +

مراقم

بہادر مسیح منّاد

۵۲ نہ صرف آریہ۔ بلکہ اکثر ذی عقل ہندو۔ اور بعض ایسے خیالات کو جو آج کل اُن کے اختیار سے بالکل باہر بھی ہیں محض ناروا اور ناجائز خیال کرتے ہیں +

جناب اڈیٹر صاحب

آج ۳۱ اگست کے پرچہ نور افشاں میں جوالا سنگھ صاحب کے سوالات دریافت طلب از منکران الوہیت مسیح" نظر سے گذرے اور چونکہ انہوں نے "بذریعہ اخبار" جواب طلب فرمایا ہے لہٰذا عرض ہے کہ

منکران اُلوہیت مسیح کا جواب

اُن کی اور ناظرین کی خاطر درج اخبار فرماکر ممنون فرمائے بھائی جوالا سنگھ کی خدمت میں گذارش ہے کہ اُن کے سوالات کسی طرح بھی "منکران الوہیت مسیح" سے جواب کے مستحق نہیں ہیں کیونکہ مسئلہ کثرت فی الوحدت کا انکار یا اقرار مسئلہ الوہیت مسیح پر موثر نہیں ہو سکتا اور مسئلہ کثرت فی الوحدت کا ثبوت آپکی ایمان کو تقویت نہیں دیتا کیونکہ آپ ثبوت وحدت فی التثلیث کے محتاج ہیں اگر اقانیم الوہیت تین سے زیادہ ہوئے تو اور اگر تین سے کم تو بھی معتقدان تثلیث کے نزدیک محض اقنوم واحد بلا کثرت سے بہتر نہیں۔ اور اگر کوئی شخص ضرورت اقانیم کا قائل بھی ہوجاوے تو بھی وہ الوہیت مسیح کا قائل نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ وہ پہلے اقانیم کی شمار کو تین پر محدود نہ کرے

اور پھر ان تینوں میں سے صرف اقنوم ثانی کی اوتار لینے کی حقیقت کا قایل نہو +

پس ابھی تک آپ نے اپنے سوالات میں وہی رعایت تعین و تشخص کی نہیں رکھی اور نہ غور فرمایا کہ کن لوگوں سے جواب پانا چاہئے اور پھر اس جواب سے کیا نتیجہ ہوگا +

میں آپ کے تینوں سوالوں کا ایک جواب لکھتا ہوں آپ "ماہیت الٰہی میں باعتبار تشخص تعینات یا اقانیم کے قائل ہیں" "تشخص تعینات و اقانیم" کا یہہ استعمال معنے سے خالی ہے یہہ الفاظ آپ کے اصطلاحات سے ہیں اور وضع تعریف کے محتاج - مگر ہم آپ سے پوچھتے ہیں آپ ایسے قائل کیوں ہیں؟ کس میدان میں کھڑے ہو کر آپ یہہ نعرہ مارتے ہیں؟

ہماری سنئے ہم ماہیت الٰہی کا ادراک نہیں کرسکتے نہ ذات کا نہ صفات کا - ہمارا علم محدود ہے یعنے صرف اسی قدر ہے جس قدر خدا نے ہم کو اپنی ماہیت کی بابت اپنے کلام میں خود بتلایا اور جس قدر اس نے بتلایا ہے ہماری عقل اس پر بخوشی صاد کرتی ہے +

اور ہم اپنی محدود عقل کی مشکلات ذات احدیت کو اندرونی تفریق دیکر ضرب دینا نہیں چاہتے کیونکہ اس قسم کی تفریق و تقسیم اُن مشکلات کا حل نہیں بلکہ انکو اور زیادہ پیچیدہ و لاحل بناتی ہیں سنو تمہارے ایمان کا ٹراحامی پنجاب کا تثلیثی قاضی ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کیا فرماتا ہے "کثرت فی الوحدت ایک ایسا مسئلہ ہے کہ نہ اس کا سمجھنے والا پیدا ہوا نہ ہوگا" "جنگ مقدس" آپ ذات الٰہی میں اقانیم کے کیسے قایل ہوگئے آپ جا بجا ہم کو ارشاد فرماتے ہیں" اس کی نظیر پیش کرو" آپ تو تمام "وجود کونین سے کوئی ایک نظیر بھی ذات واحد میں اقانیم یا اشخاص ثلثہ کی پیش کریں "صفت و موصوف" سے آپ کیوں بحث کرتے ہیں کیا خدا کی صفات کو آپ اقانیم کہتے ہیں؟ اگر یہہ کہنے میں توبیخ بتائے کہ ہمارا آپ کا جھگڑا جلد نپٹ جائے آپ کو لفظ "وحد" کیوں ستاتا ہے کیوں آپ حیثیت و نوعیت و تعدد کے پیچ میں آئے ہوئے ہیں خدا کا کلام اس پیچ سے نکالتا ہے +

(۱) میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں یشعیا ۴۶/۹

تمام روئے زمین میں میری مانند کوئی نہیں خروج ۹/۱۴

آسمان پر خداوند کا نظیر کون ہے؟ زبور ۸۹/۶

(۲) میرے حضور تیرے لئے کوئی دوسرا خدا نہو خروج ۲۰/۳

یہاں میں ہی وہ ہوں اور کوئی معبود میرے ساتھ نہیں

(۳) خداوند ہمارا خدا ایک خداوند ہے مرقس ۱۲/۲۹

ایک خداوند اور اس کا نام ایک ذکریا ۱۴/۹

خدا ایک ہے اور اس کے سوا اور کوئی نہیں مرقس ۱۲/۳۲

کوئی خدا نہیں مگر ایک ایک خدا ہے - جواب ہے اقرنتھیوں ۸/۴

خدا ایک ہی ہے - گلتی ۳/۲۰ واعظ ۲/۵

اکیلا سچا خدا یوحنا ۱۷/۳

اور ہم اس کے مطابق کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے یعنے ماہیت میں ایک ذات میں ایک شخصیت میں ایک الوہیت میں ایک ربوبیت میں ایک - نہ اُس کا کوئی عدیل ہے نہ اس کا کوئی نظیر نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ مانند نہ ہمسر نہ برابر + نہ اس کے سوا کوئی خدا ہے نہ اس کے مخالف کوئی خدا نہ اس کے ساتھ کوئی خدا - اس کا کوئی دوسرا نہیں اس کا کوئی شریک نہیں +

غالباً اب آپ ایک کے معنی سمجھ گئے ہونگے اس کے اظہار کے لئے پیچیدہ فلسفی کی اصطلاحات کی ضرورت نہیں اس کے سمجھنے کے لئے منطق لازمی نہیں پس کیوں الفاظ بے معنے سے مصلحت کو تاریک کریں حقیقت میں جیسا کلارک صاحب طنزاً فرماتے ہیں بجا ہے کہ اس کو تو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے - اور ستایش ہو زمین و آسمان کے خداوند کی جسنے ان چیزوں کو داناؤں اور عقلمندوں سے چھپایا اور بچوں پر کھول دیا +

پس قایلان الوہیت مسیح سے التماس ہے کہ وہ کلام الٰہی کے میدان میں ہم سے سوالات کریں اور جوابات سنیں اگر وہ ہم کو تثلیث و تربیع کا قائل کرنا چاہتے ہیں تو اسی کلام کی گواہی ہم کو سناویں - ہم سوفسطائی خیالات و باطل اوہام سے جن کو نہ آج تک کوئی خود سمجھا یا نہ کسی کو سمجھا سکا کوسوں دور رہتے ہیں اور کلام الٰہی کی چٹان پر اپنے دین و ایمان کی بنیاد کو قائم کرتے ہیں +

دیکھو ہم کہتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور اس کے لئے کلام خدا کو ضامن لاتے ہیں تم کہتے ہو کہ خدا تین ایک ہے اور کلام خدا سے کوئی سند نہیں دیتے پس اس تین پانچ سے کیا حاصل - اور اگر کلام خدا سے الگ ہو کر تثلیث کی ضرورت ثابت کرتے ہو تو ہم تمہاری ضرورت کے قایل نہیں ہیں اگر تم چاہو تو اقانیم و وحدت و تثلیث و تشخص و تعین کی تعریف ہم کو سناؤ اور ہم تمکو دکھلاویں گے کہ جس طرح تمہارے عقیدہ کی رو سے خدا تین بھی ہیں اور تین نہیں بھی اسی طرح تمہارا عقیدہ معنی و الفاظ کے لحاظ سے سب کچھ ہے اور کچھ بھی نہیں ہے +

اور آپ انسان کی نجات کے بارے میں اطمینان کلی رکھیں اس کے کسی امر کی بابت یہہ نہ فرماویں کہ "بغیر تسلیم کثرت اقانیم" ذات احدیت سے ایسا ہونا محال ہے" جبکہ وہ خود فرماتا ہے - مجھے اپنی حیات کی قسم کہ میں کسی گنہگار کی موت سے خوش نہیں ہمارے واحد خدا کو انتظام خدائی کے لئے اسسٹنٹ و مشیر درکار نہیں کس نے اس کا مشیر ہو کر اسے سکھلایا اس نے کس سے مشورت لی ہے جو کہ اسے تعلیم دے اور اُسے عدالت کی راہ سکھلائے اور اُسے معرفت کی بات بتلائے اور حکمت کی راہ سے آگاہ کرے - خدا کے عدل و رحم میں مخالفت نہیں ہے رحمت و سچائی مل گئی ہیں صداقت و سلامتی نے بوسہ لیا ہے - پس "ذات واحد بآن واحد شخص واحد سے انتقام جوئی و صلح جوئی" روز کرتی ہے اس کا عدل عین رحم ہے اسکا رحم عین عدل اس کا انتقام عین صلح ہے وہ ایک آن سوکھا عادل نہیں اور دوسری آن سوکھا رحیم نہیں اس کا پیغام قہر میں صلح کا گرم ہے اس کے زخم میں مرہم - خدا محبت ہے - اس کے معنی دریافت کرو اور آپ روز کیا پڑھتے ہیں جس طرح ہم اپنے تقصیر واروں کو معاف کرتے ہیں تو ہماری تقصیریں معاف

کر کیا اپنی ذات میں بغیر کثرت اقانیم رکھے ہوئے آپ اپنے تقصیر واروں کو نہیں معاف کر سکتے کیا آپ بھی مجموعہ اقانیم میں سے صرف بیٹے پر کیسے رحم ہوا؟ ہم پر بھی ایسے ہی رحم ہوگا۔ خدا جانے آپ کس بلا کے پیچ میں آئے ہوئے ہیں آپ کلام خدا کی سی نہیں کہتے۔

اکبر مسیح از باندہ ؛

اشتہار

مرزا قادیانی کی باطل پیشگوئی پر اُس کی مکرر تقریر ۹ ستمبر ۱۸۹۴ء والی

اس قول کے مطابق ہے کہ رسی سڑ گئی پر وٹ نہ گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کی بابت۔ کہ "اگر وہ حق کی طرف رجوع نہ کریں گے تو ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جائیں گے" ستمبر ۱۸۹۴ء کو باطل ثابت ہوئی کیونکہ آتھم صاحب زندہ رہے۔ اب اپنی روسیاہی کو ڈھانپنے۔ اور مریدوں کا دل بہلانے کے لئے ایک اور تقریر شایع کی ہے۔ جو ہمارے سامنے پڑی ہے: ناظرین مرزا صاحب کی فریب بازی سے خود ہی چوکنے ہو گئے ہیں۔ اسی طرح اُن کی دوسری تقریر سے بھی چوکس ہونا چاہیے۔ مرزا صاحب کا نیا اشتہار ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُنہوں نے خوف زدہ اور پریشان ہو کر یہہ تقریر شایع کی ہے۔ کہ آہا بھائی ابکی دفعہ پھر آ۔ آسمیں ؛

اوّل بات یہہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے اپنی تقریر کا عنوان "فتح اسلام پر مختصر تقریر" لکھا ہے۔ یہہ ایک عجیب بات ہو کہ اہل اسلام کے لئے ہے جو مرزا صاحب اپنی بناوٹی پیشگوئی میں اسلام کو خواہ مخواہ لپیٹ رہے ہیں۔ اور تعجب ہے کہ پیشگوئی کے باطل ثابت ہونے پر بھی آپ نے فتح اسلام کی ناحق پکار کر دی۔ کیا اہل اسلام مرزا کی پیشگوئی اور اسلام میں کوئی ذاتی نسبت مانتے ہیں؟

دوّم یہہ کہ مرزا صاحب نے اپنی پیشگوئی کے باطل ٹھہرنے کے بعد اس کے دو پہلے بتلائے ہیں "اوّل یہہ کہ فریق مخالف جو حق پر نہیں ہاویہ میں گرے گا۔ اور اُس کو ذلت پہنچیگی دوسرا یہہ کہ اگر حق کی طرف رجوع کریگا۔ تو ذلت اور ہاویہ سے بچ جائیگا" اُن کی مسٹر آتھم کی نسبت الہامی فقرہ یعنے ہاویہ کے لفظ کی تشریح ہم نے یہہ کی تھی۔ کہ اس سے موت مراد ہے۔ بشرطیکہ حق کی طرف وہ رجوع نہ کریں۔ اب ہمیں خدا تعالیٰ نے اپنے خاص الہام سے جتلایا۔ کہ اُنہوں نے عظمت اسلام کا خوف و غم اپنے دل میں ڈال کر کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ جس سے وعدہ۔ موت میں تاخیر ہوئی۔ کیونکہ ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ اپنی قرارداده شرط کا لحاظ رکھتا"!!

مرزا صاحب کا یہہ پچھلا فریب پہلے سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے: جب تک پندرہ مہینے گذر نہ گئے اس پہلو پر زور رہا کہ آتھم مر جائیگا۔ ضرور مر جائیگا۔ جب پندرہ مہینے پورے گذر گئے اور آتھم صاحب زندہ ہی رہے۔ تو دوسرے پہلو کی سوجھی ہے یعنے پندرہ مہینے سے چار دن بعد کہ اُس نے کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا۔ اور اس لئے نہیں مرا:: مگر پیشتر اس سے کہ مرزا صاحب کو نیا الہام ہوا مسٹر آتھم صاحب نے اُس کی بھی بیخ کنی کر دی۔ یعنے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو عام جلسہ میں علانیہ یہہ اظہار کیا۔ کہ "کلیسیا خداوند کے کلام کو یاد رکھے۔ جو موسیٰ کی معرفت ہوا۔ کہ "اگر کوئی تمہارے درمیان جھوٹھا نبی آوے۔ اور نشان مقرر کرے۔ اور اُس کے کہنے بموجب ہو۔ تو خبردار تم اس کے پیچھے نہ جانا۔ کیونکہ خداوند تمہارا خدا تم کو آزماتا ہے" اور یہہ جو مہینے گذرے ہیں ان کی بابت اُنہوں نے فرمایا۔ کہ "میں نے فقط دو باتیں معلوم کیں جن سے میری تسلی ہی۔ یعنے خداوند روح القدس کا سہارا اور خداوند یسوع مسیح کا خون"؛

مسٹر آتھم صاحب نے اس تقریر سے کئی ایک باتیں ظاہر کر دیں۔ اوّل یہہ کہ۔ اگر ڈپٹی صاحب کو مرنا بھی ہوتا۔ تو بھی وہ مرزا صاحب کو جھوٹھا ہی جانتے۔ اور شروع سے اُن کے الہام کو باطل جانتے رہے؛ دوسرے یہہ۔ کہ اسلام کا خوف و غم اس مرد میدان کے خیال میں بھی نہ گذرا تھا۔ کیونکہ جس دل میں روح القدس کی پشتی۔ اور مسیح عیسیٰ خداوند کا کفارہ سہارا ہے وہاں اسلام کے خوف اور قادیانی پیشگوئی کا کیا گذر ہو سکتا تھا؟ تیسرے یہہ۔ کہ آتھم صاحب نے مرزا صاحب والے حق کی طرف رجوع نہ کیا تھا۔ اور پھر بھی زندہ رہے۔ اور ان کو زندہ رکھکر خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا۔ کہ مرزا قادیانی نے جو کہا خدا کی طرف سے نہیں تھا: اور مرزا صاحب اور ناظرین بھی غور کریں۔ کہ کیا اسلام کی طرف رجوع کرنا اسکو کہتے ہیں۔ کہ مسٹر آتھم صاحب کا ایمان مسیح کے کفارہ پر قایم رہا۔ اور قایم ہے۔ اور پاک تثلیث کے اقانیم کو اپنا پشت پناہ جانتے رہے۔ اور قرآن والے اسلام کی حمایت میں کبھی ایک لفظ بھی نہ کہا اور نہ اپنی تصنیفات پر جو اسلام کے برخلاف لکھ چکے ہیں کسی قدر بھی تاسف ظاہر کیا؟ اس حال میں کیونکر مانا جاوے۔ کہ ڈپٹی صاحب نے مرزا والے حق کی طرف کسی قدر رجوع کیا۔ اور اس لئے نہیں مرے یہہ مرزا صاحب کا ایک ڈھکوسلا ہے جس سے آپکی جھوٹھی پیشگوئی کو ذرا بھی زور نہیں پہنچتا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آتھم صاحب کی زندگی نے مرزا صاحب کی موت والی پیشگوئی کے ہر پہلو کو باطل ثابت کیا ہے؛

اے مرزا قادیانی! یہہ جان رکھ۔ کہ خداوند فرماتا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کا نام بیفائدہ مت لے۔ کیونکہ جو اُس کا نام بیجا لیتا ہے خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائیگا" (خروج ۲۰: ۷) اور بہی یسعیاہ ۸: ۱۹ و ۲۰۔ مرزا قادیانی نے خداوند۔ اور اس کے مسیح کے برخلاف مُنہہ کھولا۔ اور خدا نے اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑایا ہے (زبور دوسرا) کہ اُس کی پیشگوئی کو اس کا اپنا وہم اور جنون ثابت کیا ہے: مرزا قادیانی نے اپنے نئے اشتہار کے صفحہ ۳ میں

یہہ سراسر غلط لکھا ہے۔ کہ "خدا تعالیٰ کو منظور تھا۔ کہ عیسائیوں کو کچھ عرصہ تک جھوٹھی خوشی پہنچا دیں"۔ خدا تعالیٰ ایسی باتوں سے دل لگی نہیں کرتا ہے۔ برعکس اِس کے اُس نے ظاہر کیا۔ کہ جب بعض آدمی مرزا قادیانی کی پیروی میں بے تمیز ہو رہے تھے۔ اور باز نہیں آتے تھے۔ تو پندرہ ماہ کے لئے مرزائیوں کو بے تمیزی کی خوشی میں چھوڑ دیا (روم ۱: ۲۸) لیکن اب پھر موقع بخشتا ہے۔ کہ بے تمیزی اور ضد کو ترک کریں۔ اور سچائی کی پیروی کریں۔ کیونکہ خدا نے صاف صاف فیصلہ کر دیا ہے ؀

سوم یہہ کہ مرزا صاحب نے اب جھوٹھے ٹھہرنے کے بعد ایک اَور تجویز سوچی ہے۔ اور کیا کرتے۔ دل کا بخل ابھی نہیں گیا ہے۔ ناظرین نے وہ رائگان تجویز پڑھی ہوگی۔ اس لئے اُس کی نقل یہاں نہیں کیجاتی ہے ؀ پہلے الہام کی مدد سے تو مرزا صاحب نے خود ڈپٹی صاحب پر لعنت کی تھی۔ اور وہ پھر گئی۔ اور اب ترمیم شدہ الہام کی رو سے یہہ بندوبست چاہتے ہیں۔ کہ مسٹر آتھم صاحب خود اپنے اوپر لعنت کریں ؀ ہاں آپ کی پیش گوئی سے تو کچھ بن نہ پڑا۔ اب ڈپٹی صاحب سے وہی پیشگوئی کرواتے ہیں۔ ایسی باتیں صرف کمینہ پن کو ظاہر کرتی ہیں ؀ میں کہتا ہوں کہ مسٹر آتھم صاحب کو کیا غرض ہے۔ کہ آپ کے ساتھ لعنت بازی میں شریک ہوں۔ آپ خود ہی پیشگوئی کر گئے تھے۔ اور خود ہی جھوٹھے نکلے۔ ڈپٹی صاحب نے تو ایسی حرکت کے لئے تحریک نہیں کی تھی۔ سو اب اُن سے پھر بازی لگانا کیا فائدہ ہے؟ آپ کے اشتہار سے شاید آپ کو اور آپ کے مریدوں کو کچھ تسلی ہوگی۔ لیکن وہ جھوٹھ جو ثابت ہو چکا۔ وہ تو نہیں مٹتا ؀

مرزا صاحب اُس تجویز میں جو اقرار مسٹر آتھم صاحب سے علانیہ کروانا چاہتے ہیں۔ وہ اقرار اُنہوں نے ۵ ستمبر کو امرتسر کے جلسہ میں کر دیا تھا۔ اور مرزا صاحب کو تو الہام بھی پہنچے ہوا۔ چاہئے تھا کہ ذرا قادیاں سے باہر نکلتے۔ اور اس جلسہ میں شریک ہوتے۔ مسٹر آتھم صاحب پابند نہیں کہ اب کسی قسم کی شرط کا لحاظ کریں +

کمترین نے نور افشاں مطبوعہ ۱۷۔ اگست میں مضمون الہام الٰہی۔ اور الہام اروحی کے آخر میں اپنی دور اندیشی سے یہہ لکھا تھا کہ کہیں ایسا نہو جو آپ کی پیشگوئی کی تاریخ بڑھ جائے اور اگر ایسا ہوا کرے تو مسٹر آتھم کیا۔ جس کو چاہیں تاریخوں ہی سے مار سکتے ہیں ؀ اب مرزا قادیانی نے اپنے اُس اشتہار کی رو سے جس کی کیفیت سنا رہا ہوں۔ کمترین کی دور اندیشی کی تکمیل کر دی ہے۔ اور ایک سال کی زیادہ تاریخ بڑھانے کے لئے مسٹر آتھم صاحب سے درخواست کی ہے ؀ اگر مرزا صاحب کو سچ مچ الہام ہوا تھا تو اُس الہام کی خدا کو زیادہ فکر ہونی چاہئے تھی۔ اور لازم تھا۔ کہ جب ہم نے اندیشہ از دیاد تاریخ کا ظاہر کیا تھا۔ تو مرزا صاحب بھی ترمیم الہام ۵ ستمبر سے پہلے مشتہر کر دیتے۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا ؀ بہتر ہے کہ مرزا صاحب اب الہام کی عادت چھوڑ دیں اور سچے دل سے توبہ کریں۔ خداوند ایسوں کو قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ اور اُن کے مریدوں کو چاہئے۔ کہ مرزا صاحب کی اس نئی ترمیم الہام کی کچھ پروا نہ کریں۔ اور اب مرزا صاحب کا پیچھا چھوڑیں جو کچھ ہو چکا سو کافی ہے ؀

راقم

جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس

۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء گجرانوالہ +

قیامت۔ قیامت قیامت

ع گنہگارو سنبھل بیٹھو قیامت سر پہ آپہنچی

لو قبلہ بوریا بدھنا سنبھالئے کیل کانٹے سے درست ہو جائے۔ سفری پورٹ منٹو خرید لیجئے۔ سوال و جواب کے لئے تیار ہو رہئے گا۔ مہاجن کا حساب چکا دیجئے۔ دوستوں سے گڈ بائی کا ٹھیک ہینڈ کر لیجئے۔ اب تو اس دنیائے فانی میں چند دنوں کی مہمانی اور ہے۔ قیامت کی لین ڈوری آپہنچی محشر کا خیال اچرکی کی طرح چکرائے دیتا ہے۔ این جانب کے تو پیٹ میں کھلبلی مچ گئی۔ غافل سے غافل کو ہوشیار ہو جانا لازم ہے اب بہت سو چکے۔ غفلت کی چادر اُتار پھینکنا چاہئے۔ ارے میاں خیر تو ہے کیا آپ کو بھی الہام کا سودا ہو گیا۔ آخر کچھ تو کہو یہہ وحشت کی خبر کہاں سے ملی خواہ مخواہ ڈرا رہے ہو۔ عقل کے ناخن لو۔ یہہ چٹکلے کسی اناڑی کو دیجیگا۔ یہاں کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں +

حضرت جرمنی کے منجم کی پیشین گوئی نے ہو کھلا دیا۔ بندہ درگاہ تو سمجھا تھا کہ یہہ بھی مرزا قادیانی کی الہامی پیشگوئی کی طرح رنجک چاٹ کر رہ جائیگی۔ مگر غور سے جو دیکھتا ہوں تو اس کے پوری ہونے کے سامان کچھ کچھ نظر آنے لگے۔ ارے میاں کون سی پیشین گوئی۔ اجی وہی ۱۸۹۹ء والی۔ ابھی تو اس کو پانچ برس کا عرصہ باقی ہے۔ مگر پیش خیمہ آپہنچا۔ دیکھئے چین و جاپان میں جنگ شروع ہو گئی۔ کسی کو کیا معلوم کہ یہہ کیا کیا رنگ لائے۔ بھلا خیال تو فرمائے کجا چین کجا جاپان۔ کجا رام رام کجا ٹیں ٹیں۔ کہتے ہیں گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو گانوں کی طرف منہہ کر کے بھاگتا ہے۔ میاں کی کھوپڑی کھجلائی تو چین سے ہی جا بھڑے آنکھ کو چیں بوتا نظر آتا ہے۔ مگر قبلہ یہہ غیبی تحریک ہے غیبی کسی کا اس میں کیا اجارہ۔ واہ پٹھے واہ شاباش۔ کیا کہنا ع مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا۔ اور سنئے قسطنطنیہ میں میاں زلزلہ خاں نے خلقت کی مزاج پرسی کی ہے۔ ہندوستان میں گوہنا جھیل کے سیلاب نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ ہیضہ صاحب نے بھی خلقت میں کچھ کمی کر دی ہے۔ اب یہہ قیامت کے سامان نہیں ہیں تو کیا ہیں۔ اجی یہہ تو دیباچہ ہے ذرہ آگے ملاحظہ فرمائے۔ مہدی سوڈان میں دندنا رہا ہے۔ مثیل مسیح پنجاب میں ڈنڈ پیل رہے ہیں بس ایک دجال کی کسر باقی ہے وہ بھی کہیں نہ کہیں سے جلد سر اٹھانے والا ہے غالباً پنجاب کی زمین آپ کے لئے موزوں ہو۔ کیا معنی کہ ہوا بھی آج کل اسی طرف چل رہی ہے اور نو دایمانوں کا میدان

جی وہاں ہی صاف ہے۔ کیوں نہ کہئے گا کیا دور کی سوجھی ہے۔ یہی واقعی دور کی سوجھی آپ کا بایاں قدم لیجئے بندہ نو دو گیارہ ہوتا ہے پھر کبھی ملاقات ہوگی +

راقم

لوگ کہتے ہیں قیامت کو کہ یوں ہے دوں ہے ٭٭
فتنہ ہے اک تری ٹھوکر کا مگر کچھ بھی نہیں ٭

دوستی

دوستی کی نسبت دو ایک آرٹیکل نور افشاں میں شایع ہو چکے ہیں جن میں بعض خیالات عمدہ ظاہر کئے گئے ہیں واقعی یہہ مضمون بہت وسیع ہے جہاں تک غور کیا جائے ایک نہ ایک بات نئی نکل ہی آتی ہے۔ یہہ ہیچمیرز بھی اپنا خیال ظاہر کرنے کی جرات کرتا ہے +

آجکل کے زمانہ میں اگر حقیقی دوست کی تلاش کی جائے تو اس میں کامیابی کی اُمید اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے کیونکہ آدمی جیسا کہ ظاہری صورت میں ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہیں ویسا ہی سیرت میں بھی۔ جہاں دو کی طبیعت ایک طرح کی مل گئی وہاں ہی دوستی کی بنیاد بھی پڑ گئی۔ اس میں نہ دولت و ثروت کوئی رکاوٹ ہو سکتی ہے نہ علم و ہنر کوئی سد راہ ٭

حقیقی دوستی وہی ہے جب ایک دوست دوسرے دوست کی مصیبت و تکلیف کو یہہ سمجھے کہ یہہ تکلیف و مصیبت میرے دوست پر نہیں آئی ہے بلکہ مجھ پر۔ اور اسکا بوجھ ہلکا کرنے میں حصہ لے مگر عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ جہاں دوست پر مصیبت آئی باتیں تو بہت سی بنائی جاتی ہیں۔ دلجمعی کی جاتی ہے تسلی بھی دی جاتی ہے مگر محض بے سود جہاں کسی قسم کی امداد کی استدعا کی گئی سیکڑوں عذر و بہانے بنائے جاتے ہیں اور رد لوٹی اختیار کی جاتی ہے اور آخر کو یہہ بھی خیال نہیں رہتا کہ اس شخص سے کبھی ہماری ملاقات تھی بقول حضرت سفیر ؎ نعمت میں یار غار مصیبت میں برکنار۔ دنیا پرست دیکھنے والے ہوا کے ہیں۔ اور جہاں کہیں راستہ پر آمنا سامنا ہو ہی گیا۔ تو نظر تک اُٹھا کے نہیں دیکھتے بات چیت کرنا تو درکنار ؎ سچ تو یہہ ہے کہ بُرا وقت نہ دکھلائے خدا۔ دوست پھر جاتے ہیں دشمن کی شکایت کیا ہے + حقیقی دوستی میں دوست کی مصیبت دیکھی نہیں جاتی۔ جبتک کہ وہ مصیبت اس پر سے ٹل نہ جائے دوست کی طبیعت برابر بے چین رہتی ہے مصیبت زدہ دوست کی امداد کرنے کو دل خواہ نخواہ تحریک کرتا ہے۔ اُبھارتا ہے۔ شوق دلاتا ہے اور یہہ فرض منصبی ایک گونہ راحت معلوم ہوتا ہے۔ سیکڑوں تدبیریں سوچی جاتی ہیں کہ کسی طرح دوست کی مدد ہو کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎ دوست آں دانم کہ گیرد دست دوست + در پریشاں حالی و درماندگی + مگر یہہ امداد و ہمدردی کا اظہار بے غرض و بے لوث ہونا چاہئے تب ہی حقیقی دوستی کی بنیاد قایم رہتی ہے مگر بہت لوگ ایک شخص کی مصیبت میں اُس کی امداد کرنے سے اس پر ایک طرح کا دباؤ ڈال کر اپنا کوئی مطلب نکالنا چاہتے ہیں ہمارے تجربہ میں کئی شخص اس قسم کے آئے۔ اُن کے واسطے یہی کہا جا سکتا ہے۔ شعر جستجوئے دگرے داشت چو رسیدم از و منفعل گشت و بمن گفت ترا می خواہم۔ اور اس پر طرہ یہہ ہے کہ جب اپنا مطلب نکلتا نہیں دیکھتے تو دشمن ہو جاتے ہیں دوست کی پہچان میں کسی کا مقولہ ہے کہ دوست کو آدھی رات کو جگا کر اُس سے کوئی رقم بطور قرضہ مانگی جائے +

حقیقی دوست کی پہچان ایک یہہ بھی ہے کہ دوست کے عیوب آئینہ کی مانند روبرو صاف و صریح ظاہر کر دے۔ مگر تجربہ میں ایسا بھی ہوتا کم دیکھنے میں آیا ہے بلکہ اس کے برعکس تملق و چاپلوسی کو کام میں لایا جاتا ہے جھوٹی خوشامد سے آسمان پر چڑھا دیا جاتا ہے آپ ایسے آپ ویسے آپ کے باپ ویسے آپ کے دادا ویسے۔ تملق و خوشامد کی عادت جس شخص میں ہو اُس کی دوستی کا اظہار قابل اعتماد نہیں ؎ خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں۔ گفتہ آید در حدیث دیگراں +

دوستی کے خاص آئین ہیں جن کا لحاظ رکھنا واجبات سے ہے۔ رشک و حسد کو پاس نہ پھٹکنے دے غیبت کے عادی نہ ہونا چاہئے۔ دوست کی عزت آبرو و خیر خواہی مد نظر رہے۔ ؎ خیالِ خاطرِ احباب چاہئے ہر دم۔ انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو۔ صاف باطنی و سینہ بے کینہ ہونا چاہئے۔ تحمل بردباری و برداشت کی عادت ہونا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ ان ہی پر دوستی کے قایم رہنے کا دارومدار موقوف ہے۔

دوستی وہ ہی سچی ہوتی ہے جو دیر میں پیدا ہو جھٹ پٹ دال سے کام نہیں چلتا اور یہی سبب ہے کہ دوستوں سے اکثر ٹھوکریں پہنچتی ہیں ؎ دوستوں سے اس قدر صدمے اُٹھائے جان پر۔ دل سے دشمن کی عداوت کا گلہ جاتا رہا۔ کسی نے کہا ہے دیر آید درست آید۔ جو چیز جلد گرم ہو جاتی ہے وہ ٹھنڈی بھی جلد ہوتی ہے۔ مگر جو دیر میں گرم ہوتی ہے وہ دیر میں ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اگر دوستی میں یہہ باتیں ہیں تو وہ دوستی کہلائیگی ورنہ یہہ شعر بجا کہا جا سکتا ہے۔ ؎ خدا ملے تو ملے آشنا نہیں ملتا۔ کوئی کسی کا نہیں دوست سب کہانی ہے۔ یوں تو مطلب کے یار بہت مل جاتے ہیں۔ اور آخر یہی ہوتا ہے سلفی یار کس کے۔ دم لگایا اور کھسکے +

دوستی کے مختلف مراتب ہیں ایک وہ جس کو انگریزی میں انٹیمیسی (Intimacy) کہتے ہیں جس میں ایک دوست دوسرے دوست کا ہمدم و ہمراز ہوتا ہے دوسرے کو فرینڈشپ (Friendship) کہتے ہیں جس میں ذرہ کھل کر برتاؤ ہوتا ہے۔ تیسرے کو اکویٹنس (Acquaintance) کہتے ہیں یعنی جان پہچان جس میں معمولی علیک سلیک ہی ہوتی ہے۔ زیادہ بے تکلفی نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ لو (Love) عشق دوسری بات ہے ٭

دنیوی دوستی تو صرف دنیا ہی کے واسطے ہے عاقبت میں کام نہیں آئیگی لازم ہے کہ عاقبت کے واسطے بھی ایک حقیقی

دوست ڈھونڈھنا چاہییں جو کہ ایک مقدم امر ہی۔ پس خدا سے لو و لگانا چاہیے اور اُس کے اکلوتے بیٹے کو اپنا ہمراز بنانا چاہیے مضمون کو حتی القدور مختصر لکھا گیا ہی تاکہ ناظرین کا بیش قیمت وقت زیادہ ضایع نہ ہو ✦

راقم

ہماری لحت جگر اُٹھ کے دیکھ لو تم بھی ہر ا
زمانہ اور ہی یہہ رنگ بھی نظر میں رہے ہر

جناب ایڈیٹر اخبار نور افشاں لودیانہ

آپ کے اخبار میں جو مراسلت بابت دعوت مباحثہ مذہبی چھپی ہی اس میں دو بڑے بھاری تعرف ہوئے ہیں ایک یہہ کہ پادری فتح مسیح کے دوسرے خط مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۹۳ء کے آخر میں جو یہہ عبارت درج تھی کہ نیز آپ اجازت دیں جو خطوط فیمابین مباحثہ کے بابت لکھی جاویں وہ چھپوائے جائیں خواہ اخبار میں یا الگ۔ بندہ فتح مسیح ✦

یہہ عبارت اس خط سے نکالی گئی ہی جس کی وجہہ یہہ ہی کہ اس فقرہ کے جواب میں جو اس طرف سے اشاعت خطوط کی اجازت کی شرط تحریر کی گئی تھی اس کی پابندی سے آزادی ملے۔

دوسرا۔ یہہ کہ اس خط کا جواب جو خاکسار نے پادری فتح مسیح کو دیا تھا اسکو شایع نہیں کرایا گیا ✦

ان دونوں تعرفوں کے اظہار کے غرض سے باقی حصہ مراسلت آپ کے پاس ارسال کر کے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس حصہ کو معہ اس خط کے اس اخبار میں جگہہ دیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہہ مراسلت اور اخباروں میں بھی شایع ہو سکتی ہی اور ہوگی مگر چونکہ اس کا ایک حصہ کسیقدر تعرف کے ساتھہ آپ کے اخبار میں شایع ہو چکا ہی لہذا آپ کا منصبی فرض ہی کہ باقی حصہ کو بھی آپ اپنے اخبار میں شایع کریں۔ اور اپنے فرض منصبی کے ادا کرنے سے دریغ نہ کریں۔ میں آپکا شکریہ پیشگی کرتا ہوں ✦

ابو سعید محمد حسین۔ ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ

جناب ایڈیٹر صاحب لگڈو ننگ

مہربانی فرماکر چند سطور نور افشاں کے کسی گوشہ میں درج فرماکر بندہ کو ممنون احسان فرماویں ✦

مجھکو آج ایک کارڈ ایک دوست کے ذریعہ ملا ہی جو کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا دستی لکھا ہوا ہی۔ وہ اپنے ایک رشتہ دار کو مرزا قادیانی کی بابت تحریر فرماتے ہیں جس کا مضمون برائے ملاحظہ ناظرین ارسال ہی تاکہ عام کو معلوم ہو کہ مرزا قادیانی کو اُس کے مسلمان بہائی کس نام سے پکارنے لگ پڑے ہیں۔ مضمون یہہ ہی "دجال کی زبان کا عام ملک میں رو سیاہ ہو گیا مگر وہ بے حیا ہی۔ عذر کرتا ہی کہ عبد اللہ آتہم دل سے مسلمان ہو گیا ہی۔ مگر لوگ اُس پر ہنستے ہیں دل کا بیان شرعاً معتبر نہیں" ✦

ناظرین صاحبان کیا خوب ہو رہا ہی جو اُس کے ہم مذہب بہائی اسکو رو سیاہ۔ بے حیا۔ اور دجال ہونے کا فتوی دے رہے ہیں۔ پر کیا ہوا مرزا صاحب بھی پرلے درجہ کے ...... اور شرمندگی میں پاس رشتہ میں ازرہ بولی چال سے کبھی باز نہیں آوینگے۔ اے مرزا صاحب کیا ہو گیا تہا جو آپکا فرشتہ بعینتر پانچ تاریخ مقررہ سے الہام لیکر نہ پہنچا کہ عبد اللہ آتہم صاحب دل سے مسلمان ہو گیا ہی اب نہ مریگا۔ تو آپ اس ہی کلا بازی سے سچے ٹھہرتے۔ لیکن معلوم ہوتا ہی کہ شاید آپکو اس رات ۱۲ بجے تک تسبیح پھیرنے سے فرصت نہ ہوئی ہوگی یا شاید معراج میں گئے ہوئے ہونگے ورنہ کچھ نہ کچھ تو ڈھنگ کہیں ہی لیتے۔ مرزا صاحب اب تو خواب غفلت سے ہوش سنبھالو۔ اس جہان کا سردار جو آپکے دل میں بھوت کی طرح بول رہا اور آپ کو چین لینے نہیں دیتا۔ تشریف لائیے خداوند مسیح آپکو تسلی اور آرام دیگا۔ آپ ذرا تسبیح کو چھوڑ کر اور صلیب اٹھاکر مسیح کی طرف قدم بڑہادیں اب آپ جلدی میں لٹھو نہ ہونے جاویں ورنہ وہ دن آتا ہی کہ آپکا ڈنڈون بول جائیگا ہر وقت گناہگاروں کے لئے نجات کا دروازہ کھلا ہی گھبراویں نہیں

کسی کلیسیا میں ہیڈ کلرک جلد حاصل کریں میں سلام

راقم

سیوا سنگھ تار کلرک ڈاک خانہ پٹھانکوٹ

واقعات اور رائیں

انگریزی اخباروں کی دیسی ریاستوں سے ہمدردی

مارننگ پوسٹ لکھتا ہی کہ:۔ ہم ابھی کسی امر کا ذکر کر چکے ہیں کہ گورنمنٹ ہند نے اس بات کی تحقیقات شروع کر دی ہی کہ جیپور کی ریاست میں سب بڑے بڑے عہدے کسواسطے سراسر اجنبی لوگوں کی تفویض میں ہیں۔ اور بھرتپور کی ریاست میں بھی اسی طرح کی بد انتظامی پھیلی ہوئی ہی۔ اور اس وقت اس بات کا ذکر کرنے سے ہماری یہی منشا ہی کہ ان معاملات کا زود تر کوئی تدارک کیا جائے اور حقداروں کو حق رسائی کی چارہ جوئی کی جاوے۔ جیسا کہ ہمارے نامہ نگار نے آگرہ سے کچھ دن گذرے ہیں کہ ہمارے پرچے کے تاربرقیوں کے کالم میں مشتہر کیا تھا کہ بھرتپور کی ریاست میں حضرات کشمیریوں کے طفیل جو ریاست مذا کا مکھن اور ملائی چاٹے چلے جاتے ہیں بڑا ہی تہلکہ اور ناراضی پھیل رہی ہی۔ اور حضور وایسرائے کو ایک ٹیلیگرام ارسال کیا گیا تھا کہ اس معاملہ کا تفحص کیا جائے اب بھرتپور کے پولیٹکل ایجنٹ موقع پر کچھ تحقیقات کر رہے ہیں۔ بیان ذیل سے آشکارا ہو جائیگا کہ ریاست مذا میں خاص خاص عہدے کتنی کثرت سے کشمیری پنڈتوں کو مفت عنایت کئے جاتے ہیں ۱۰ ریاست کا وزیر اعظم اور کونسل کا مقدم ممبر کشمیری ہی ۲ ڈپٹی کلکٹر کشمیری اور پرایم منسٹر کا چچا۔ تحصیلدار خاص کشمیری جو پرایم منسٹر کا بھائی ہی ۳ اُس پر اخبار امرت بازار پترکا لکھتا

ہے کہ بھرتپور کی ریاست میں کشمیری پنڈتوں کو اجنبی یا غیر وطنی بیان کرنا غلط ہے کیونکہ ریاست ہندو ہے۔ وہاں کا راجہ ہندو ہے اور سب کشمیری پنڈت بھی ہندو ہی ہیں۔ اس لئے کہ وہ سب عنقریب ایک ہی سی بولی بولتے ہیں۔ ایک ہی سے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں اور ایک ہی رسومات مانتے ہیں اور ان کے خیالات بھی ایک سے ہیں۔ لیکن اگر اسطرح کی تطاول اور لوٹ مار کا نمونہ دیکھنے کا کسی کو شوق ہو تو ملک ہند پر توجہ کرے کہ جس میں وائسرائے بھی انگریز ہے۔ کونسل کے ممبر بھی انگریز ہیں منتظم لوگ بھی انگریز۔ گورنر بھی مختلف قسمتوں کے انگریز اور سب چھوٹے بڑے عہدہ دار بھی ہر محکمہ میں انگریز۔ علی ہذا القیاس کشمیری پنڈتوں کے ریاست بھرتپور میں نوکریاں پانے کی شکایت کرنا مچھر کو چھاننے اور اونٹ کو نگل جانے کی برابر ہے۔ اور یہہ بات تو ہر ایک جانتا ہے کہ ریاست کشمیر کا پوسٹ ماسٹر جنرل بھی انگریز ہے۔ این چہ معنی دارد؟ +

عجیب خبر

منشی نبی بخش عیسائی ہوشیارپور سے بٹالہ کو اسی مہینہ میں آرہا تھا امرتسر سے ۷ بجے ۴۰ منٹ پر ریل میں سوار ہوا۔ راستہ میں جس گاڑی میں تھا اُس میں ایک لیٹے ہوئے آدمی کے سر کے پاس سانپ نظر آیا۔ دوسرے نے جب بتلایا تو وہ اُٹھا اور سانپ نیچے گر گیا۔ جو محمدی تھے وہ اُس کو مارنا چاہتے تھے۔ مگر ایک ہندو نے کپڑے سے پکڑ کر ریل سے نیچے پھینک دیا ✣ ایک دفعہ اخبار میں یہہ خبر پڑھ کر لوگ تعجب کرتے تھے جبکہ کلکتہ میں ایک صاحب اور میم ٹرم پر سوار جا رہے تھے اُن کے پاس سے سانپ نکلا تھا۔ (گدی میں سے) لیکن یہہ خبر تو اُس سے بھی تعجب کی ہے۔ خداوند (لشکروں کا خداوند) ہی حافظ ہو اگر وہ نگہبان نہ ہو تو ایک دم بھی زندہ رہنا ناممکن ہے +

عجیب سانپ

پیرس کے چڑیا خانہ کے ڈاکٹر صاحب نے ایک عجیب رپورٹ شایع کی ہے جس کو سن کر حیرت ہوتی ہے اور ایکایکی اسکی صداقت پر یقین کرنا مشکل ہے چڑیا خانہ مذکور میں ایک مکان سانپوں کے لئے مخصوص ہے جس میں روے زمین کے طرح طرح کے عجیب و غریب زندہ سانپ پھرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان کی خوراک کے لئے ایک خرگوش ڈالا گیا جسے دو سانپوں نے دو جانب سے نگلنا شروع کیا۔ پہلے آپس میں بہت کھینچ تان کی۔ صاف معلوم ہوتا تھا کہ دونوں سانپ یہہ کوشش کرتے تھے کہ اکیلا ہی اس کو کھا جائے لیکن جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو دونوں نے اس کا نوالہ بنا بانگلنے لگے جب دونوں سانپوں کے جبڑے آپس میں مل گئے تو چند ساعت تک باہم جھپٹے اور اُس کے بعد بڑے سانپ نے چھوٹے سانپ کو نگل لیا اور دو کی جگہہ ایک ہی سانپ رہ گیا +

پاگل برہمن

ہمعصر انڈو کیٹ لکھتا ہے کہ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ گنیش گنج لکھنؤ میں ایک برہمن پاگل ہو گیا۔ جس کی کیفیت اس طرح پر بیان کی گئی ہے کہ یہہ شخص ریلوے ملازموں کا باورچی تھا اور اُس نے ایک قصائی کو جو اس کا واقف تھا بکرا ذبح کرتے دیکھا اور اُس سے دریافت کیا کہ تمہیں ذرہ بھی ترس نہیں آتا قصائی نے جواب دیا ہرگز نہیں۔ اس طرح اور چند تیز الفاظ کے بعد برہمن نے قصائی کی چھری اُٹھائی اور اُس کے بازو پر چند زخم لگا کر پوچھا کہ اب بھی تم کو درد معلوم ہوتا ہے یا نہیں قصائی کا بھتیجا یہہ حال دیکھ کر مدد کو دوڑا اور اس کی بھی وہی گت بنائی گئی۔ اور برہمن اس قدر غصہ میں تھا کہ اس نے کچھ دیر تک پولیس اور دیگر لوگوں کو اپنے پاس نہ آنے دیا۔ آخر پولیس نے دور سے ایک لمبا رسا اس کے گلے میں ڈالکر اس کو گرفتار کیا۔ اور جب اسکو تھانہ میں لیجا رہے تھے گیتا کے اشلوک پڑھتا جاتا تھا +

بردہ فروشی

ایک شخص مسمی خیراتی زیر دفعہ ۳۶۳ تعزیرات ہند پولیس نے گرفتار کیا ہے جس پر یہہ جرم لگایا گیا ہے کہ اس نے دو لڑکیوں مسمات کرموں اور خورشید بیگم کو جن کی عمر سولہ برس سے کمتر ہے ورغلا کر ان کو انکے محافظوں کی غیر حاضری میں ان کے گھر لاہور سے نکال لیا تھا یہہ مقدمہ مسٹر سامبنس مجسٹریٹ لاہور کی کچہری میں سماعت ہو رہا ہے۔ ۱۷ ستمبر سوموار کو پہلی پیشی تھی۔ کمرہ عدالت باشندگان لاہور سے بالکل پُر تھا اور کرسیوں کو جگہہ نہونے کے باعث واپس آنا پڑا۔ لالہ گنپت رائے بیرسٹر اور لالہ روشن لال پولیس کیطرف سے وکیل تھے اور لالہ گوبند رام مجرم کیطرف سے۔ شہادت پیش کی گئی کہ گذشتہ یکم جولائی کو مسمی خیراتی اور ایک اور آدمی نندلال نے لڑکیوں کو ورغلا کر گھر سے نکالا۔ نندلال ابتک روپوش ہے ✣ یہہ بھی ثابت ہوا کہ لڑکیوں مذکور کو مجرم کئی شہروں میں لے گیا مثلاً الور جیپور اجمیر بمبئی وغیرہ۔ اور یہہ بھی کہ لڑکیوں کے پاس سونے اور چاندی کا زیور بھی تھا جو مجرم نے فروخت کر ڈالا ہے۔ بمبئی سے چلکر وہ ریاست جاورہ میں گئے اور وہاں سے پھر اجمیر آئے مسمی خیراتی اجمیر میں پکڑا گیا تھا اور وارنٹ عدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور سے جاری ہوئے تھے۔ لڑکیوں کی عمر کے متعلق اور شہادت پیش کی گئی لیکن اس موقعہ پر عدالت نے یہی مناسب سمجھا کہ لڑکیوں کو سول سرجن لاہور ڈاکٹر کوٹس کے پاس عمر کی ٹھیک دریافت کے لئے بھیجا جاوے چونکہ کرموں کی عمر ۱۳ اور خورشید بیگم کی ۱۵ برس بتائی جاتی ہے۔ اُس کے بعد مقدمہ ملتوی ہوا اور آیندہ ۳ اکتوبر تاریخ سماعت مقرر کی گئی۔ عام باشندگان لاہور میں اس مقدمہ کا بہت چرچا ہے +

مرزا غلام احمد قادیانی

کوہ نور لکھتا ہے کہ:- مرزا غلام احمد قادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو عبداللہ آتھم کی موت کی نسبت جو پیشینگوئی کی تھی۔ یہاں اُس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں:-

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہہ ہے کہ جبکہ میں نے بہت تضرع و ابتہال سے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ تو اِس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اُسنے مجھے یہہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اِس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنے ۱۵- ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اُسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی عزت ظاہر ہوگی اور اُسوقت جب یہہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی بعض اندھے سوجاکھے کئے جاوینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سُننے لگینگے" +

"میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہہ پیشگوئی جھوٹی نکلی یعنے وُہ فریق جو خدا تعالےٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈالدیا جاوے مجھکو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھاکر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کریگا ضرور کریگا۔ ضرور کریگا زمین و آسمان ٹل جائیں پر اُسکی باتیں نہ ٹلینگی" +

جیسا کہ ہم گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں لکھہ چکے ہیں ہمیں پوری اُمید تھی کہ مرزا صاحب اِس پیشینگوئی کے غلط ثابت ہونے پر ضرور کوئی نہ کوئی تاویل فرمائینگے۔ ہمارا یہہ خیال صحیح نکلا۔ چنانچہ مرزا صاحب نے "فتح اسلام" کے نام سے ایک اشتہار مشتہر کیا ہے جس میں وہ ایک تازہ الہام کے بموجب یُوں تاویل فرماتے ہیں:-

"اب ہمیں خدا تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے جتلایا کہ آتھم صاحب نے عظمت اسلام کا خوف اور ہم اور غم اپنے دل میں ڈالکر کسی قدر حق کیطرف رجوع کیا جس سے وعدہ موت میں تاخیر ہوئی" +

یہہ ایک نہایت بیہودہ اور لچر تاویل ہے اگر مرزا صاحب مُلہم صادق ہوتے تو اُن کو میعاد مذکور کے اندر ہی یعنے ۵- ستمبر ۱۸۹۴ء سے پہلے ظاہر کر دینا چاہئے تھا کہ عبداللہ آتھم نہیں مریگا اب کہ پیشینگوئی غلط ثابت ہو چکی اور چاروں طرف سے لعن طعن کی بوچھاڑ ہوئی تو پھر اُن کو یہہ الہام ہُوا جو مُشتے بعد از جنگ کے مصداق ہے اُس کسی قدر کے لفظ نے اور بھی جان ڈالدی ہے اشتہار کے آخر میں مرزا صاحب تہذیب و شائستگی کو مدِ نظر رکھکر اپنے مخالفین کے حق میں یُوں دُرافشانی فرماتے ہیں:-

"بالآخر ہم یہہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر اب بھی کوئی مولوی مخالف جو اپنی بدبختی سے عیسائی مذہب کا مددگار ہے یا کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ یا کسیوں والا سکھ ہماری اِس فتح نمایاں کا قائل نہ ہو تو اُس کے لئے طریق یہہ ہے کہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو قسم عدم رجوع الی الحق کے کھانے پر آمادہ کرے اور ہزار روپیہ نقد اُن کو دلا دے جس کے دینے میں ہم اُن کے حلف کے بعد ایک منٹ کی توقف کا بھی عذر نہیں کرتے اور اگر ایسا نہ کرے اور محض اَوباشوں اور بازاری بدچلنوں کی طرح ٹھٹھا ہنسی کرتا پھرے تو سمجھا جائیگا کہ وہ شریف نہیں بلکہ اُس کی فطرت میں خلل ہے سو اگر بجز اِس تحقیق کے تکذیب کرے تو وہ کاذب ہے لعنت اللہ علی الکاذبین کا مصداق" +

مرزا غلام احمد قادیانی

پیسہ اخبار رقمطراز ہے کہ:- پچھلے ہفتہ میں مرزا صاحب قادیانی کی پیشینگوئی کے غلط نکلنے کی خبر چھاپ چکے ہیں۔ اگر اتفاقاً مرزا صاحب کی پیشگوئی صحیح بھی ہو جاتی تو بہت سے خوش اعتقادوں اور عام لوگوں کے بہکنے کا اندیشہ تھا۔ مرزا صاحب بجائے اسکے کہ پیشینگوئی کے غلط نکلنے پر اقرار ندامت کرتے کہ یہہ کام خدا ہی کے سپرد ہے اُنہوں نے ایک اشتہار چھاپ کر دعویٰ کیا ہے کہ حقیقت میں اُنہیں ہی فتح ہوئی ہے۔ وہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ عبداللہ آتھم صاحب نے کسی وقت دل میں اسلام کی صداقت تسلیم کی ہوگی اِس لئے اُن کے الہام کی شرط کے مطابق خدا نے اُنہیں نہیں مارا کیا مرزا صاحب کا خدا اتنا بھی عالم الغیب نہیں تھا کہ وہ انہیں پہلے ہی نتیجے سے مُطلع کر دیتا۔ اِسکے علاوہ دُوسرا الہام مرزا صاحب کو ایسے آخری وقت میں ہُوا جبکہ ساری دُنیا پر اُن کی قلعی کھل گئی اگر ۵- ستمبر سے دس روز پہلے بھی وہ ایسا مشتہر کر دیتے تو ایک بات تھی۔ عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال مرزا صاحب کے آخری اشتہار سے بہتر کہیں نہیں ملی۔ اور ہمیں سخت افسوس ہے کہ ایسے لائق آدمی ایسی بیہودہ دلیلوں کی آڑ میں پناہ لیں +

عجیب انتقام

پنجاب کے کسی اسسٹنٹ کمشنر صاحب سے ایک سکھ مجرم نے نہایت شرارت انگیز انتقام لیا افسوس یہہ ہے کہ ٹائمز آف انڈیا نے جو اِس خبر کا راوی ہے نہ تو ضلع کا نام بتایا نہ افسر کا نام لکھا تاہم ایک دلچسپ واقعہ ہے جسکی نظیر پہلے نہیں سُنی گئی وہ لکھتا ہے کہ اصلی یا خیالی ضرر رسانیوں کے واسطے انتقام تو ہوا ہی کرتے ہیں۔ مگر ایسا مشکل سے کوئی عجیب و غریب انتقام ہوگا۔ جس کا فسانہ پنجاب سے ہمارے پاس پہنچا ہے یہہ ایک جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر سے لیا گیا ہے جنکو اپنی لمبی مونچھوں کا فخر تھا اور اُنہوں نے کئی سالوں کی محنت سے بڑھائی تھیں یہہ معلوم نہیں ہُوا کہ صاحب بہادر مقدمہ کرتے ہوئے حسب عادت اُن پر ہاتھ پھیر رہے تھے جیسا کہ لوگ عموماً کیا کرتے ہیں یا کوئی اور وجہ تھی مگر ایک مُلزم کی جسکو اُنہوں نے ۶ ماہ قید کی سزا دی اُن پر نظر جا پڑی اور اُس نے اپنے دل میں ٹھان لی کہ جب جیل کے دروازے مجھے رخصت کرنے کے لئے کھولینگے۔ تو مونچھوں کو چٹ کرنے سے انتقام لونگا۔ صاحب مجسٹریٹ اِس امر سے بالکل لاعلم تھے اور ملزم بھی ایک اجنبی شخص تھا۔ اِس لئے اُن کو شمہ بھی خیال نہ رہا کہ اُن کے فیصلہ سے ملزم مونچھوں کا جانی دشمن ہو گیا ہے

ہو اگر اُن کو کسی امر سے خیال پیدا بھی ہو جاتا تاہم وہ ایک پانچ روپیہ کے اُسی چوکیدار کی حفاظت پر اپنی جان کو چھوڑتے تو اُنکے بنگلہ میں رہا کرتا تھا پس ملزم جیل سے رہائی پاکر اپنا ارادہ پورا کرنے کے درپے ہوا۔ اور اُس نے ایک بڑی مقراض لیکر رات کے وقت صاحب کے بنگلہ میں جا گھسا۔ اُن کے مال و جان کا محافظ وہی معمولی پانچروپیہ ماہوار کا چوکیدار اپنے مالک سے ۱۰ گز کے فاصلہ پر موسم گرما میں اس طرح خراٹے لے رہا تھا کہ گویا گھوڑے بیچکر سونا اُس کا فرض ہے۔ انتقام لینیوالا نوجوان موقعہ پاکے بے کھٹکا آگے بڑھا اور جاتے ہی صاحب بہادر کی ایک مونچھ تراش کر پاس کے پلنگ سے چارپائی پر رکھدی۔ تاہم صاحب بہادر چونک اُٹھے اور اُنکی مونچھ کا جانی دشمن ہتھیار اُٹھائے ہوئے بھاگ گیا۔ پولیس نے اُسکا تعاقب کیے نصف گھنٹہ کے بعد اُسکو اُسی قصائی کی حالت میں گرفتار کیا۔ اب صاحب بہادر حیران ہو کر تعزیرات ہند کے ورق اُلٹ رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ ملزم پر کونسی دفعہ لگائیں۔ کیونکہ انڈین لاکمشنروں نے دس سال کی محنت سے جب اُسکی پانچسو دفعات مرتب کیں اُن کو ہرگز خیال نہ آیا کہ اس قسم کے حملے بھی ہوا کرینگے۔ یہہ نہ ضرب اور نہ ضرب شدید ہے کیونکہ اس سے چہرہ ہمیشہ کے واسطے بدشکل نہیں ہوتا بلکہ مونچھیں پھر پیدا ہو سکتی ہیں۔ اسطرح ”حملہ“ کی کوئی صورت بھی حاوی نہیں ہو سکتی۔ ویسی کے بال یا داڑھی تراشنا زیر دفعہ ۳۲۵ تعزیرات ہند مجرمتی کی نیت سے حملہ مجرمانہ ہے۔ مگر یورپین کی مونچھیں عزت یا بےعزتی میں داخل نہیں ہو سکتیں اسلئے جرم مذکور دفعہ ۹ کے سوا کسی میں نہیں آ سکتا جس میں یہہ درج ہے کہ ”کوئی امر اس وجہ سے جرم نہیں ہے کہ اس سے کسی نقصان کے پہنچنے کا احتمال ہو بشرطیکہ وہ نقصان ایسا خفیف ہو کہ متوسط فہم و مزاج کا آدمی اس نقصان کا شاکی نہ ہو“ تاہم ہم خیال کرتے ہیں کہ جو شخص اس قسم کے جرم کا شاکی نہ ہوگا وہ عجیب ”فہم و مزاج“ کا آدمی ہوگا یورپینوں میں سے بہتوں کو کسی قصور کے باعث ملازم کو موقوف یا سزا دینے کا موقع ہوا ہو گا مگر اس منظر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملازم جسوقت چاہیں بے کھٹکے اپنے آقا کی ڈاڑھیوں کو صاف کر دیا کریں۔ اب صاحب جو ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کی بہت دردناک حالت ہے اُن کو کوئی عدالت نہیں ملتی جس میں وہ اپنا مقدمہ لیجائیں اور قانوناً خود بھی مسموع کرنے سے رہے جالانکہ ملزم صاحب بہادر کے پاس آنے سے پہلے اُن کے حکم سے جیل میں تھا۔ اور اب جبکہ اُس نے خود صاحب ممدوح کو ایک قیمتی چیز سے محروم کر دیا ہے بے فکر بیٹھا ہے +

مرزا کی پیشینگوئی کے غلط ہونیکا باعث

نمبر ۱۔ اگرچہ ہم قبل از وقت اپنے اکثر احباب مرزا کی پیشینگوئی کے غلط ہونے کی نسبت ایسے قائم کر چکے تھے۔ مگر بپاس خاطر میاں الہ دین صاحب درج اخبار کرنے کو ایک وقت معین پر ملتوی رکھا تھا جسکو اب بارہ تیرہ روز ہو لئے۔ اور اسعرصہ میں مرزا اور اُس کے چیلوں سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ مرزا نے جبکہ معجزات انبیا علیہم السلام کو قوۃ مسمریزم سے بتلایا۔ اور اکثر معجزات مثل احیا اموات و معراج جسمانی وغیرہ سے انکار کیا تو اُسیوقت معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کے تخیلات ضرور اسیقسم مسمریزم سے ہیں۔ اور پیغمبروں کو بھی اپنی ہی ذات پر قیاس کر کے ان کے معجزات کو مسمریزم کی قوت سے سمجھا۔ اور یہہ نہ سمجھا کہ

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر ٭ گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ٭

پس جو امور قوت مسمریزم سے بالاتر معلوم ہوئے انکا بجز انکار کے سید احمد خانصاحب کی طرح کچھ نہ کچھ من گھڑت تاویل کر کے جاہلوں کو بہکایا۔ مگر افسوس کہ آپ کو باوجود ہمہ تن اسی کام میں مصروف ہونے و ہر طرح کا سامان میسر ہونے کے اصول مسمریزم سے بھی اچھی طرح واقفیت نہیں۔ اگر تاثیر القلوب تاثیر الانظار طلسم فرہنگ۔ رسالہ معجزات انسانی بقوت مقناطیسی وغیرہ پر نظر ہوتی تو آجکے دن آپ کو یہہ روز سیاہ نہ دیکھنا پڑتا اور ہر چہار طرف سے آپ پر لعنت و ملامت نہ پڑتی +

کیونکہ ان کتابوں میں بڑی تاکید ہے کہ عامل کو زیادہ لاف گزاف اور بیحد دعوی نہ کرنا چاہیے۔ عامل اگر خلوت میں کسی امر کا ہزار بار بھی تجربہ کر چکا ہو تب بھی علی الاعلان اور مجلس میں کبھی دعوی نہ کرے ورنہ ذلیل اور رسوا ہوگا۔ اور مجلس میں ضرور وہ عمل غلط ہوگا۔ اور اسکے غلط ہونے کی وجہ یہہ ہے کہ خلوت اور تنہائی میں خیال یکسو اور تصور جما ہوا ہوتا ہے۔ اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔ مگر جلسہ عام میں یہہ بات نہیں۔ اول تو خیال کی یکسوئی نہیں ہوتی۔ دوم حاضرین جلسہ کے خیالات اگرچہ کیسے ہی ضعیف ہوں۔ مگر تاہم عامل کے عمل سے مزاحم ہوتے ہیں۔ اور وہ عمل خطا ہو جاتا ہے آپ اگر اپنی پیشینگوئیوں کو صرف اپنے ہی مریدین مختقدین کے روبرو بیان کرتے اور مخالفوں سے مخفی رکھتے۔ اور پھر اس کے حسب مرضی پورا ہونے کی صورت میں وہی آپ کے مرید معتقد آپ کے گواہ بنکر آپ کو بے پروں اڑاتے۔ اور چوتھے آسمان پر حضرت عیسی علیہ السلام کے برابر بیجا کر بٹھاتے۔ بالفرض اگر حسب مرضی اس پیشینگوئی کا ظہور نہ بھی ہوتا تو۔ مریدوں اور معتقدوں کو ادھر اُدھر کی تاویلیں گھڑکے پرچالینا تو آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ غیروں کو خبر تک بھی نہ ہوتی۔ اس طرح آپ کے مرید ہمیشہ بڑھتے رہتے۔ جیسا کہ آپ براہین کے طبع ہونے تک ایسا ہی کرتے رہے مگر آپ کی حب جاہ نے اس پر قناعت نہ کرنے دی۔ اور یہہ ہوس پختہ ہوگئی کہ سارا جہان ہی میرا مطیع ہو جاوے۔ اس خیال خام سے آپنے نہ آگا دیکھا نہ پیچھا جھٹ عبد اللہ آتھم کے مرنے کی پیشینگوئی کو ظاہر کر بیٹھے۔ اور اس کو موکد بقسم و سزا و لعنت کر کے ایک شور برپا کر دیا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ نے اس پیشینگوئی کے پورا ہونے کے لئے اپنی تمام ظاہری و باطنی تدبیروں سے زور لگایا۔ اور چیلوں نے بھی ہمت لگائی اور چلے کھینچے دعائیں کیں تصور اور خیال جمائے۔ مگر افسوس آپ نے اس اصول کو یاد نہ رکھا کہ تمام جہان کے خیالات میری تکفیر اور تکذیب کے

درپے ہیں سان سب کے سامنے ہماری چند آدمیوں کی کیا پیش جائیگی +

خیر جو ہوا سو ہوا۔ آیندہ احتیاط رکھیں۔ اور ناحق ایک ہزار روپیہ کا بدرہ کھو کر اپنی اور روسیاہی نہ کرائیں۔ اور پہلی بہت سی پیشین گوئیوں کے غلط ہونے کو یاد کر کے جس اصول کو ہم ذکر کر چکے ہیں اسے نہ بھلائیں۔ اور یہہ جو آپنے فتح اسلام کے بارے میں مختصر تقریر لکھی ہے اس سے تو یہی بہتر تھا کہ اپنی غلطی کا اقرار کرتے۔ عذر گناہ بدتر از گناہ یہی ہے۔ اس کا مختصر جواب یہہ ہے کہ آپنے پیشگوئی کے دو حصے کئے۔ یا پندرہ مہینہ میں مرنا یا اس کا مسلمان ہونا۔ ۵ ستمبر تک تو یہہ دعوی کہ جبتک عبد اللہ آتہم نمرے سورج غروب نہ ہوگا۔ جب عبد اللہ آتہم ۵ ستمبر تک نہ مرا اور سارے جہان نے تمہیں لعنت اور ملامت کی تو یہہ الہام ہوا کہ عبد اللہ آتہم نے اپنے دل میں کسی قدر حق کی طرف رجوع کیا اگر ۵ ستمبر سے پہلے مشتہر کر دیتے کہ وہ دل میں مسلمان ہوگیا اب نہ مریگا۔ تو ایک بات بھی تھی۔ آخر میں سوال و جواب کے طور پر موت کے پہلو بدلنے کا عذر ایسا ہے کہ بس آپ کے خدا کی خدائی ظاہر ہوگئی جب آپ کے خدا نے دیکھا کہ موت کا پہلو تختہ مشق اعتراضات ہوگیا تو ناچار دوسرا پہلو اختیار کیا مگر تمہارے خدا کو اتنی عقل بھی نہ تھی کہ موت کے پہلو میں تو صرف بعض مخالفوں کے اعتراض ہوتے اور ہزارہا نادان مخالف آپ کے مطیع اور تابعدار ہو جاتے اور مرید علم الیقین سے عین الیقین کے درجہ کو پہنچتے۔ برخلاف دوسرے پہلو کے جو تمہارے خدا نے اختیار کیا۔ کہ سارا جہان موافق اور مخالف سب لعنت اور ملامت کرتا ہے۔ منہہ سے بھاگ کر بالوں کے نیچے پناہ لینا تمہارے وضعی خدا کا کام ہے۔ نہ علام الغیوب کا :.

اور جو کچھ سخت کلامی مثل عیسائیوں کا طرفدار ناجائز طور کی ولادت وغیرہ کلمات قبیحہ کا استعمال کیا ہے ہم اپنی طرف سے اس کا کچھ جواب نہیں دیتے۔ ہاں اس قسم کے اوروں کے لکھے ہوئے ترکی بترکی جواب آپ کے نذر ہونگے والسلام علی من اتبع الہدی۔ نور محمد مہتمم مدرسہ حقانی و اڈیٹر نور علی نور :.

جنگ مقدس کی پیش گوئی کا خاتمہ

مرزا صاحب نے امرتسر کے مباحثہ میں مسٹر عبد اللہ آتہم کے پندرہ مہینہ کے اندر اندر مرنے کی جو پیشگوئی کی تھی اس کے آخر مرزا صاحب نے خود ہی بطور فیصلہ یہہ اقرار کیا ہے "کہ اگر یہہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھکو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے مجھکو پھانسی دی جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو۔ اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو" انتہی مختصراً۔ اس کے بعد مرزا صاحب اپنے تمام مخالفین سے بھی یہی کہتے رہے کہ میری تکفیر میں جلدی نہ کرو۔ اور مجھے برا بھلا نہ کہو اگر تمہیں میری نسبت کچھ شک ہو تو میری پیشگوئی کی انتظاری کرو۔ کیونکہ یہہ پیشین گوئی میرے صدق و کذب کی معیار ہے۔ اب چونکہ اس پیشین گوئی کی میعاد گذر کر بارہ تیرہ روز ہو گئے۔ اور عبد اللہ عیسائی اب تک زندہ اور بالکل تندرست ہے۔ اور مرزا صاحب نے اپنے اشتہار فتح الاسلام میں جو تاویل کی ہے وہ قابل اطمینان نہیں + پس ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے المرء یوخذ باقرارہ۔ آدمی اپنے اقرار کے سبب آپ گرفتار ہوتا۔ اور پکڑا جاتا ہے +

اور ہم مرزا صاحب کے عقائد جدیدہ یعنے اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دینا نہیں مانتے ہمارے وہی عقائد ہیں جو پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکے صحابہ کرام اور سلف صالحین فرقہ اہل السنتہ والجماعتہ سے برابر اب تک منقول اور متواتر ہیں والسلام +

العبد کمترین الہ دین جلد ساز لودیانوی و اڈیٹر نور علی نور لدھیانہ

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن میں اڑنے کی کل کا تجربہ کیا گیا لارڈ ڈربی اور لارڈ کیلون نے خود اڑ کر دیکھا۔ وہ اس تجربہ پر بہت خوش ہیں۔ صرف کل میں یہہ نقص ہے کہ ۳۵ میل فی گھنٹہ سے کم رفتار نہیں ہے +

ولایت میں ایک سکس فنگر کلب ہے جس کے ہر ایک ممبر کے ہاتھ کی چھ چھ انگلیاں ہیں۔ اس کلب میں چھنگوں کے سوا کوئی ممبر نہیں ہو سکتا۔ سکرٹری کی سالانہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ تمام دنیا میں ۲ ہزار ایک سو چھنگے ہیں۔ عجیب خبط ہے +

کونٹ دی پیرس مرحوم کی وصیت شایع ہوگئی ہے۔ اپنے دوستوں سے درخواست کی ہے کہ اُن کے بیٹے کی تائید کریں۔ وصیت میں یہہ بھی لکھا ہے کہ فرانس عیسائی قوم بنے اس کے بغیر سابقہ عظمت ہاتھ نہ آئیگی +

لنکاسٹر میں ایک پاگل مریض کا پیٹ چاک کرنے پر ۱۹۲ اسپنیں معدہ سے نکلیں برنجی تار بھی برآمد ہوا۔ کل وزن بارہ پونڈ تھا جراحی عمل میں کامیابی ہوئی +

پارلیمنٹ لنڈن میں ممبروں کے باورچیخانے کی ترقی پر ۵۰۰۰ پونڈ صرف ہوگا تجویز ہے کہ ممبروں کے واسطے علاوہ ڈرائنگ روم کے غسل خانے بھی بنائے جائیں +

لنڈن میں ایک قومی مجلس قایم ہوئی کہ انارکسٹوں کی بیخ کنی کی جائے۔ اس جلسہ کی کارروائی خفیہ ہوگی بہت روپیہ جمع کیا گیا ہے +

منوچہر جی بہاؤنگری ایک اور پارسی ممبری پارلیمنٹ کے امیدوار ہوئے ہیں وہ ریاست بہاؤنگر میں جڈیشل کونسلر رہ چکے ہیں اور ذی لیاقت آدمی ہیں مگر کنزرویٹو خیالات کے ہیں +

رامفورڈ کے پولیس تہانہ میں ایک عورت آئی جس کی گردن چھاتی اور بازو سخت مجروح تھے اُس نے کہا کہ میں نے اور میرے خاوند نے مل کر خودکشی کرنی چاہی تھی یہہ زخم اُس نے لگائے تھے وہ اپنا گلا کاٹ کر مر گیا +

لنڈن سے خبر آئی ہو کہ سنیچر گذشتہ کو پنگیانگ میں چین و جاپان کے درمیان عظیم جنگ وقوع ہوئی چینی فوج نے سخت شکست کھائی بیس ہزار فوج میں سے ١٢ ہزار قتل یا زخمی ہوئے یا قید کئے گئے +

مصر میں تین پاشا اور چہ بردہ فروشوں پر کورٹ مارشل بیٹھا۔ عدالت نے باوجود زبردست ثبوت کے تینوں پاشاؤں کو الزام سے بری کر دیا۔ اور چہ بردہ فروشوں کو ١٨ و ٦ ماہ قید کی سزا دی +

جاپانیوں نے پنگیانگ کا مقام چینیوں سے چھین لیا جو شمالی کوریا کی گویا جانِ متصور تھا۔ اس عظیم فتح سے کوریا جاپان کے قبضہ میں آ گیا چینیوں کے ٢ ہزار آدمی قتل ہوئے جن میں پانچ جنرل تھے +

اکیاب واقع اپر برہما میں ہیضہ نے بڑے خوفناک طور سے ظہور کیا ہو۔ ایک گانوں میں چہہ سو دیسی ہلاک ہو گئے اور لوگوں میں اس قدر خوف و دہشت بپا ہو کہ مُردوں کو کوئی کاڑہتا تک نہیں ہو +

برہمنوں نے پیشین گوئی کی تہی کہ گویا جہیل سے ہردوار بالکل نیست و نابود ہو جائے گا۔ اب اُس کی تاویل کرتے ہیں کہ اس شہر کے تقدس نے اسے بچا لیا:: یہی چال مرزا قادیانی کی تاویل کا ہو +

پونا میں ہندو محمدیوں میں خونخوار فساد ہوا مسجد و مقابر مسمار کئے گئے۔ ایک موذن قتل ہو گیا۔ مسلمان سخت پُرجوش ہو رہے ہیں اور عظیم اتفاق سے انتقام لینے پر کمربستہ ہیں۔ فوج انتظام کے لئے مستعد ہو +

احمد نگر میں گوکل اسٹمی کے دن ہندوؤں نے دیوتا کی پالکی نکالی جب گشت کناں مسجد کے دروازے پر پہنچے تو مسلمانوں نے لاٹھی سونٹے لے کر ہندوؤں پر حملہ کیا۔ ایک پولیس کانسٹبل مضروب ہوا مسلمان فرار ہو گئے +

پونا میں حال کے بلوہ کے متعلق تیرہ ہندو اور دو مسلمان گرفتار ہوئے ہیں۔ فوج اب تک شہر میں موجود ہو۔ ہر روز نئے آدمی گرفتار کئے جاتے ہیں بڑے بڑے معززین ماخوذ ہیں ڈیفنس کی طرف سے ١٠ لاکھ کا فنڈ جمع کیا گیا ہو +

شولاپور میں ہندو اپنے مندر میں باجا بجاتے تھے: مسلمان مانع ہوئے۔ ہندوؤں نے نہ مانا مسلمانوں نے ہندوؤں کو مار پیٹ کی نقارے وغیرہ توڑ پہوڑ ڈالے۔ پولیس نے پہنچ کر پانچ مسلمانوں کو گرفتار کیا جن میں عبدالحق نامی پولیس کا ایک نایک ہو +

اجمیر۔ لال سنگہ شہزادت ملازم کنور گوپال سنگہ رئیس کہروہ کے مقدمہ مجروحی میں نو کس ملزموں کا چالان عدالت میں ہوا ہو۔ دو ملزموں کا جن کی نسبت لال سنگہ چہریوں کا لگنا بیان کرتا ہو ہنوز پتہ نہیں لگا پولیس مصروف تلاش ہو +

اجمیر کی پولیس نے ایک ڈوم کو گرفتار کیا ہو جو مسماۃ جہنڈو طوائف ملازم مہاراجہ جموں و کشمیر کی ایک تیرہ سالہ لڑکی اور اُس کے لڑکے کی خوردسال عورت کو بہگا لے گیا تھا۔ یہہ مقدمہ لاہور میں دایر ہو +

آگرہ۔ خزانہ کلکٹری کے ایک کانسٹبل پہرہ والے نے اپنے پاس سے تالی نکال کر خزانہ کے دروازہ کا تالا کھولنا چاہا اتنے میں دوسرا کانسٹبل آ گیا جس نے افسر گارڈ سے اطلاع کر کے اس کو گرفتار کرا دیا +

میرٹھ۔ ایک بنئے کا لڑکا اور ایک دہوبی گھوڑے کی جھپٹ میں آ کر سخت مضروب ہو گئے۔ اور گر کر دونوں مر گئے :: قانون گو اور پٹواری پیمایش کا کام سیکھنے کے لئے بلائے گئے اور بکثرت جمع ہیں ::

مرادآباد میں متواتر بارش سے رام گنگا بہت بڑھ گئی۔ گذشتہ ماہ کی ٢٢ کو ایک دن اور رات کثرت سے بارش ہوئی سیکڑوں پختہ مکانات مسمار ہو گئے :: یہاں کے شیعہ سُنیّوں میں بڑا فساد ہو۔ تنازعہ کا اندیشہ ہو +

ضلع شاہجہاں پور کے موضع سرائے میں خوک کی قربانی پر وہاں کے ٹھاکروں اور مسلمانوں میں فساد ہوا ایک زمیندار قتل ہو گیا۔ اور پانچ آدمی زخمی ہوئے :: خوک کی قربانی ایک نئی بات ہو +

وکیل ہیوگان ہند کا کارسپانڈنٹ لکھتا ہو۔ کہ مداری پور میں ایک عورت نے اپنے شوہر کی چتا پر جلنا چاہا تھا۔ لوگوں کے منع کرنے پر اس وقت تو وہ باز رہی لیکن پیچھے موقعہ پا کر خودکشی کر کے مر گئی +

ضلع لاہور میں قتل کی وارداتیں روز بروز زیادتی پر ہیں۔ قریب چار مقدمات خون رائے رام ناتھ صاحب مجسٹریٹ قصور کی عدالت میں فیصلہ طلب ہیں اور اتنے ہی لاہور کی عدالتوں میں ہیں +

لاہور۔ ۹ ستمبر کو سبزی کے میلہ پر شام کے ۸ بجے ایک پٹھان اور ایک آدمی سے تکرار ہو گئی۔ اُس آدمی نے غصہ میں آ کر ایک ایسا مکا پٹھان کے پیٹ میں مارا کہ لگتے ہی بیہوش ہو گیا اور مر گیا ملزم گرفتار ہو +

لاہور مشن سکول کے طلبا نے رنگ محل میں جلسہ کر کے ریورنڈ ڈاکٹر فورمن صاحب مرحوم کی یادگاری قایم کرنے کو فہرست چندہ کھولی۔ بہت نظم خوانی اور تقریروں کے بعد قرار پایا کہ پادری صاحب کے نام پر ایک ہال تعمیر کیا جائے جس میں پبلک کو مذہبی اور تعلیمی لکچر دئے جائیں ::

شرق پور کے ڈاکخانہ سے جو ایک ہرکارہ ڈاک کا تھیلا لے کر بہاگ گیا تھا ضلع گورداسپور میں گرفتار کیا گیا اور بعد تحقیقات چار سال قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا +

رسول قادیانی کو پھر الہام ہوا

بچہ آتھم سے ہوئی کل رہائی آپکی
تو ڈسی ڈالینگے وہ ناک کٹائی آپکی

آتھم اب زندہ ہیں اگر دیکھو آنکھو تجھو
بات کب یہہ چھپ سکے ہے اب چھپائی آپکی

کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپکی

جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بتلا دیجئے
کون مانے ہے بھلا ہیچ ادائی آپکی

جھوٹ ہیں باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی ہم نے نہ پائی آپکی

حق ہے صادق اور صادق حق کا الہام ہے
ہو گئی شیطان سے ثابت آشنائی آپکی

ہو گیا ثابت ہے استقبال سے آپکے
کر رہا بیشک ہے شیطان رہنمائی آپکی

اپنے پنجے سے نہیں شیطان نہیں دیتا نجات
اسکا کب منظور ہے اکدم جدائی آپکی

تم ہو اُس کے اور وہ ہے تمہارا یار غار
رات دن کرتا وہی ہے پیشوائی آپکی

ہم نہ کہتے تھے کہ شیطان کا کہا مانو نہ یار
کس بلا میں آ کے دیکھو جان پھنسائی آپکی

ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار اور دھتکار ہے
دیکھو کیسی ناک میں اب جان آئی آپکی

خوب ہے جبرئیل اور الہام والا وہ خدا
آبرو سب خاک میں کیسی ملائی آپکی

ہر کہیں اب تو خدا جس کا نہیں الہام تھا
کس نے کرنا ہے مشکل کشائی آپکی

اب بتاؤ ہیں کہاں وہ آپ کے پیرو مرید
جو گلی کوچوں میں کرتے تھے بڑائی آپکی

کرتے ہیں تعظیم جھک جھک کر تو حاصل لگ گیا
دو دم خنجر ہے کچھ بڑے قصائی آپکی

آپنے خلقت کے ٹھگنے کا نکالا ہے یہ ڈھنگ
جانتے ہیں ہم یہہ ساری پارسائی آپکی

کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دو گے جواب
کام کس آئیگی یہہ دولت کمائی آپکی

دیکھو اور بے شرم بھی عالم میں تجھ سے ہیں مگر
سب پہ سبقت لیگئی ہے بے حیائی آپکی

کر کے منہ کالا اگر کیوں نہیں ہے سچ تو سوار
فیصلے کی شرط ہر اک نے سنائی آپکی

ڈاڑھی ہے مونڈ اور مونچھ کا بچنا بڑا دشوار ہے
کر چکی ڈالیگا حجامت اب تو نائی آپکی

آپکے دعوؤں کو باطل کر دیا حق نے تمام
اب بھی تو بچے اسی میں ہے بھلائی آپکی

ابھی فرصت ہے اگر کچھ عاقبت کی فکر ہے
ہاتھ کب آئیگی یہہ مہلت گنوائی آپکی

سخت گمراہ ہو نہیں بچے مسیح کی شان کو
سر پہ ہو چاوے زندگی سے ہو لڑائی آپکی

خاتمہ بالخیر ہوگا اور ہوگے سرخرو
ہو گئی اب بھی مسیح سے گر صفائی آپکی

المشتہر

اب دام کر اور کسی جا بچھائیے
بس ہوچکی نماز مصلّے اٹھائیے

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم ۔

بہروپیا نمبر اول

حسن دین عرف ایوب ولد لکا قوم چک رئیس جموں ۔ رنگ گورا ۔ تھوڑی چٹی ۔ قدرے آگے کو نکلی ہوئی ۔ چہرہ دراز ۔ ٹانگیں کشادہ قد پست ۔ گفتگو دلفریب ۔ حال پیشہ عرایض نویسی ۔ قدرے رومن بھی جانتا ہے ۔ چونکہ یہہ شخص قریباً ایک سال کے گذرا ہے جموں میں عیسائی ہو چکا ہے اب وہ رڑکی میں بھی آیا تھا ۔ لیکن خداوند مسیح نے اُس کے فریب سے بچایا ۔ لیکن جاتے وقت راقم کی دری قیمتی للعہ روپیہ چورا کر لے گیا ہے ۔ اب مینے سنا ہے کہ وہ اجمیر کو گیا ہے پس مسیحیوں کو اس مکار و دغاباز سے جو کہ بھیڑ کے بھیس میں متلاشی بنکر آتا ہے ۔ اور آخر پھاڑنیوا بھیڑیا ہے ۔ ہوشیار رہنا چاہیے +

راقم

یعقوب مسیح کیٹی کسٹ از مقام رڑکی

لودیانہ

(تعداد پیدایش ۸۴ و تعداد اموات ۸۰)

پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب مہتمم نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایگرو وائلی کے اہتمام سے چھپا ۔